رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵ | ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو بجالانیوالا واحد اخبار | REGD. L No. 2595

نور

لِنُورِہٖ مَنْ یَّشَاۓُ ... یَہْدِی اللّٰہُ

THE NOOR QADIAN

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے — ایک روپیہ آٹھ آنے
" ششماہی " — چودہ آنے
سرپرستوں سے .... دس روپے (عـہ)
امراء سے .... پانچ روپے (ـہ)
غیر ممالک سے سالانہ — آٹھ شلنگ

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا۔ دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت ظاہر کرنا۔
(۲) غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض ادا کرنا۔
(۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل اور صحیح جواب دینا۔
(۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم بنانا۔

ایڈیٹر۔ ایس محمد یوسف

ہر ماہ کی ۷ و ۲۳ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

جلد ۲۶ | اخبار نور قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۳۷ء مطابق ۲۰ محرم الحرام ۱۳۵۶ھ ہجری | نمبر ۱۵

اب تو سب گلے دُور ہو جانے چاہئیں

گذشتہ دنوں مجھے چند دوستوں نے یہ لکھا کہ اخبار نور جو کسی وقت غیر مذاہب میں تبلیغ کا زبردست آرگن تھا اب یہ دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے کہ بعض دفعہ ادویہ کے اشتہار کا ذریعہ بن رہا ہے۔ بیشک ایک حد تک یہ بات صحیح ہے۔ مگر اس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں بلکہ قوم پر پڑتی ہے۔ جس نے ایک بے نظیر تبلیغی صحیفہ کی جانب سے بہت حد تک آنکھیں پھیر لیں۔ حالانکہ نور کے تبلیغی مضامین اور اس کے عملی تبلیغی کارناموں کے اور تو اور دشمن بھی معترف ہیں۔ میں یہ بات کسی بڑائی کے لئے نہیں بلکہ تحدیث بالنعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ آریوں کے متعلق عموماً۔ اور سکھوں کے متعلق خصوصاً جو "نور" نے تبلیغی لٹریچر مہیا کیا۔ سب سے بڑھ کر نور کو خوشی ہوگی۔ اگر کوئی یہ ثابت کردے کہ کسی نے اس لٹریچر پر اضافہ کیا ہو۔ میں دوستوں کی گذشتہ بے رُخی کو نظر انداز کرتے ہوئے

ناظرین کو ایک اور سنہری موقع

دیتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ اب میں بطور آزمائش قریباً چار ماہ تک اپنے اخبار میں ادویہ کا کوئی غیر معمولی یا دو صفحہ سے زیادہ کا اشتہار نہیں دونگا (جس میں ایک ماہ گذر گیا) اور اخبار کا حجم سولہ صفحوں سے کم نہ ہوگا۔ اور ان چار ماہ میں نور کی قیمت بجائے تین روپے ایک روپیہ آٹھ آنے مقرر کی جاتی ہے۔ پھر ان کتب میں سے ایک روپیہ آٹھ آنے کی کتابیں جن کا اندراج اسی اخبار کے صفحہ ۲ پر ہے۔ خریداروں کو مفت دیجائیں گی گویا بالفاظ دیگر اخبار دوستوں کو مفت پڑے گا۔ اگر اس چار ماہ کے عرصہ میں

"نور" کے ایک ہزار خریدار

ہوگئے۔ تو میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ اسے اشتہار کا ذریعہ نہیں بنایا جائے گا اور

"نور" کی قیمت بھی ہمیشہ کے لئے ایک روپیہ آٹھ آنے

ہی رہے گی اور علاوہ ازیں ایک روپیہ آٹھ آنے کی کتابیں بھی مفت ملا کریں گی۔ اب دوستوں کا یہ فرض ہے کہ وہ باقی تین ماہ میں نور کی اشاعت ایک ہزار تک پہنچا دیں۔ اور جو سہولتیں دی گئی ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر دوست ذرا بھی ہمت سے کام لیں۔ تو تین ماہ کیا ایک ماہ میں ہی نور کی خریداری ایک ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔

اگر اب بھی دوستوں نے نور جیسے مجاہد اور غازی پرچہ کی توسیع اشاعت اور اعانت سے گریز کیا۔ تو پھر کم از کم ایڈیٹر نور بری الذمہ ہوگا۔

دوستوں کے جواب باصواب کا منتظر

ایڈیٹر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اس اخبار کا صفحہ ۲ دو ضرور ملاحظہ کیجیے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دوستوں کی خدمت میں ضروری گزارش

برادرانِ ملت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دوستوں کے اس قابل تعریف تقاضہ پر کہ وہ نور کو آج سے بارہ سال پہلے کی شان میں جبکہ اپنے وبیگانے غیر مذاہب میں تبلیغ کے لئے اس کے زبردست آرگن ہونے کے معترف تھے دیکھنا چاہتے ہیں۔ دوستوں کی اس واجبی خواہش کا خیر مقدم کرتے ہوئے میں ۳۱ مارچ سے اعلان کر رہا ہوں کہ بطور آزمائش چار ماہ کے لئے نور کا چندہ بجائے تین روپے کے ایک روپیہ آٹھ آنے کیا جاتا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ ایک روپیہ آٹھ آنے کی کتابیں بھی مفت دی جائیں گی۔ اگر ایک ہزار تک خریداری پہنچ گئی ـــ تو مستقل طور پر نور کا چندہ ایک روپیہ آٹھ آنے سالانہ مقرر رہے گا۔ اور ایک روپیہ آٹھ آنے کی کتابیں مفت ملتی رہیں گی۔ اور انشاء اللہ نور اپنی تبلیغی شان میں ۱۹۲۵ء سے بڑھ چڑھ کر نظر آئے گا۔

جن دوستوں کے نام اسی اخبار کے چودہ صفحہ پر درج ہیں ان کا چندہ مارچ سے ختم ہے آئندہ سال کا چندہ وصول کرنے کے لئے یکم مئی کو انہیں ہر ایک نام ایک روپیہ چودہ آنے کا وی۔پی بالتفصیل ذیل ارسال خدمت ہوگا:۔

چندہ اخبار ایک سال بجائے تین روپے کے	ایک روپیہ آٹھ آنے	عہ؍
محصول ڈاک وی۔ پی ـــــــــ	تین آنے	۳؍
ایکروپیہ آٹھ آنے کی کتابوں کا محصول ـــــ	تین آنے	۳؍
میزان	ایک روپیہ چودہ آنے	۱؍۱۴

وی۔پی پیکٹ میں کسی کھائی کے نام کتابیں نہیں بھیجی جائیں گی۔ کیونکہ جو دوست وی۔پی واپس کر دیتے ہیں واپسی پر کتابوں کی صورت اسقدر بگڑ جاتی ہے کہ آئندہ کوئی گاہک ایسی کتابوں کے لینے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا۔ وی۔پی کی وصولی پر ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی دوستوں کو کتابیں پہنچ جائینگی اگر دوست ۲۵ اپریل سے پہلے بذریعہ منی آرڈر یہ ایک روپیہ چودہ آنے بھیج سکیں تو اور بھی اچھا ہے گا منی آرڈر موصول ہونے پر فی الفور کتابیں ارسال خدمت ہوں گی۔ کتابوں کی فہرست اس صفحہ کے دائیں جانب ملاحظہ فرمایئے۔ ان میں سے ایک روپیہ آٹھ آنے کی جونسی کتابیں مطلوب ہوں اس سے آگاہ کر دیجئے۔ آپ کی طرف سے جواب نہ آنے پر دفتر اپنے انتخاب سے ایک روپیہ آٹھ آنے کی کتابیں بھیج دے گا۔

غیر مذاہب میں نور کو ایک مبلغ اعظم دیکھنے کا یہ سنہری موقع ہے۔ اگر دوستوں نے جنھیں اسقدر سہولتیں دی گئی ہیں میرے ساتھ تعاون کیا۔ تو وہ یقیناً ہمیشہ کے لئے نور کو غیر مذاہب میں تبلیغ کے لئے ایک بے نظیر ہتھیار کی صورت میں دیکھ سکیں گے۔ لہٰذا دوستوں کا یہ فرض ہے کہ وہ نہ صرف خود ہی وی۔پی وصول فرمائیں بلکہ اپنے احباب کرام میں بھی نور کی توسیع اشاعت کے لئے مؤثر مربیانہ سعی سے کام لیں۔ تاکہ آخیر جون تک اس کی اشاعت ایک ہزار تک پہنچ سکے۔ کوئی خدمت۔ والسلام

آپ کا خیر اندیش

ایڈیٹر اخبار نور۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب

فہرست کتب

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب
قیمت ایکروپیہ بارہ آنے

مسلمانوں کے احسان سکھوں پر
قیمت ۵؍

سکھ اور مسلمان
قیمت ۸؍

سکھ مسلم اتحاد
قیمت ۸؍

ہندو دھرم کی حقیقت
قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے

آریہ مذہب کی حقیقت
قیمت ۸؍

گائے اور سکھ دھرم
قیمت ۱؍

یہ اصل قیمتیں ہیں محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا ان کتابوں کے متعلق صرف یہی کہہ دینا کافی ہے کہ اپنے اور بیگانے سب مان چکے ہیں کہ غیر مذاہب میں تبلیغ کے لئے یہ لٹریچر اپنی نظیر آپ ہی ہے۔

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار نور

قادیان ضلع گورداسپور

پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہم تبلیغ میں کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں؟

کیا روحانی نقطۂ خیال سے اور پھر کیا سیاسی پہلو سے تبلیغ کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔ روحانی نقطۂ خیال سے ہم اس فریضہ کو بجا لا کر دین و دنیا کے حسنات کے وارث بن سکتے ہیں۔ اور سیاسی نقطۂ خیال سے بھی ہمارے پو بارہ ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمیشہ کثرت کا ہی بول بالا رہا ہے۔ پھر خصوصاً موجودہ زمانہ میں جبکہ رائے کا وزن نہیں بلکہ شمار ہوتا ہے۔ اور سیاسیات میں وہی قوم گوئے سبقت لے جا سکتی ہے۔ جو اپنے ساتھ کثرت رکھتی ہو۔ اور یہ کثرت ہم تبلیغ کے احسن فرائض کو بجا لا کر ہی پیدا کر سکتے ہیں۔ تبلیغ کے کئی طریقے ہیں۔

اول یہ کہ کیا ادنیٰ اقوام میں تبلیغ زیادہ کارگر ہو سکتی ہے۔ یا اعلیٰ اقوام میں؟ میں یہ کہوں گا کہ ہمیں کسی کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ کی بادشاہت کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہے۔ مسیحا میں کوئی ادنیٰ اور اعلیٰ نہیں۔ پھر ایک یہ طریقہ ہے کہ ہم دوسرے مذاہب کی خامیاں ظاہر کر کے انھیں انکے مذہب سے دل برداشتہ کر دیں۔ مگر یہ طریقہ کم از کم میرے نزدیک چنداں مستحسن نہیں ہے۔ کیونکہ انسانی فطرت میں ایک مقابلہ کی طاقت رکھی گئی ہے۔ اگر ایک شخص دوسرے کو یہ کہے کہ تم کانے ہو تو وہ جھٹ سے جواب دیگا کہ تم اندھے ہو۔ اور اس لئے اس صورت میں انسانی طبیعت میں ایک خاص قسم کی پیچ اور ضد ہو جائیگی۔ اگر اس نے سمجھنا ہوگا تو بھی نہیں سمجھے گا۔ اور نہ صرف یہی کہ وہ سمجھیگا ہی نہیں بلکہ بسا اوقات یہ طریقہ ملک میں فساد پیدا کرنے کا بھی موجب ہوا ہے۔ ہم دور کیوں جائیں۔ سوامی دیانند صاحب بانی آریہ سماج کے لئے کیا اس نقطۂ خیال سے کہ وہ ایک سماج یا مذہب کے لیڈر ہیں اور کیا اس جہت سے کہ وہ ہندوؤں میں توحید کے پیش کرنے والے ہیں میرے دل میں ان کے لئے ایک حد تک عزت کا جذبہ ہے۔ مگر جب میں اُن کی مشہور تصنیف ستیارتھ پرکاش کے آخری ابواب کو دیکھتا ہوں جس میں غیر مذاہب عیسائیوں اور مسلمانوں وغیرہ پر نہایت ہی دل آزارانہ رنگ کی نکتہ چینی کی گئی ہے۔ تو میرے دل کو بہت چوٹ لگتی ہے کیونکہ اس وقت جو ہندو اور مسلمانوں میں آزردگی اور کشیدگی پھیلی ہوئی ہے اس کا موجب اس قسم کی دلآزارانہ اور بھونڈی قسم کی نکتہ چینی ہی ہے۔ اس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے معرض وجود میں آنے سے پہلے ہندو و مسلمانوں کے تعلقات نہایت ہی خوشگوار تھے۔ مگر اس کے بعد یہ خوشگواری عنقا ہو گئی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ مذہبی نکتہ چینی کا باب بالکل مسدود ہو جائے۔ ہو۔ مگر ایسے رنگ میں کہ جس سے دوسرے کا دل نہ دُکھے۔ مذاہب کی اصل غرض یہ ہے کہ دُنیا میں امن پیدا ہو ہم کسی کا دل دکھا کر امن کیسے پیدا کر سکتے ہیں؟ اور اسطرح تو جس نے ہماری بات سننی ہوگی۔ وہ بھی نہیں سُن سکے گا۔

کسی کو مؤثر رنگ میں سُنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اسے اپنے قریب لائیں۔ اور اس کا یہی طریقہ ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم دوسرے مذاہب پر غیر مہذبانہ نکتہ چینی کریں ہم اپنے عقائد اور تعلیم کو ایسے رنگ میں دوسروں کے سامنے رکھیں کہ وہ اسے بکشادہ پیشانی پڑھ سکیں یا اس پر غور کر سکیں اس کے لئے دو طریقے ہیں ایک تقریری اور دوسرا تحریری۔ تقریر کے متعلق کہ وہ کس طرز یا رنگ کی ہونی چاہیئے۔ اسے میں کسی دوسرے وقت بیان کروں گا۔ فی الحال میں تحریری پہلو کو لیتا ہوں۔ اس کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ جس قوم میں ہم نے تبلیغ کرنی ہو۔ اس قوم کی زبان میں ہی کی جائے۔ کیونکہ اپنی زبان میں قدرتی طور پر ایک مٹھاس اور حلاوت ہوتی ہے اور اپنی زبان اپنے جذبات اور احساسات سے ایک خاص اپیل کرتی ہے۔ دور کیوں جائیں سورۃ فاتحہ کو لیجئے۔ اگر میں ایک ہندو کے سامنے یہ پیش کروں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ تو یہ یقینی بات ہے کہ وہ اس سے کچھ بھی نہیں سمجھ سکے گا۔ اور جب میں اس کے سامنے یہ عام اُردو ترجمہ پیش کروں:۔

"شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ سب تعریفیں اللہ ہی کے واسطے ہیں۔ جو سب جہانوں کا پرورش کرنے والا ہے رحمٰن رحیم بدلے کے دن کا مالک۔ ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور (ہم) تجھ سے ہی مدد چاہتے (ہیں) تو ہمکو سیدھے راستہ پر چلا اُن کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ نہ اُن کے جن پر غضب کیا گیا ہے۔ اور نہ اُن کا جو راستہ سے بھٹکنے والے ہیں۔"

صاف ظاہر ہے کہ اس سے ایک ہندو پر اثر تو ہو گا۔ مگر اتنا نہیں جتنا کہ اپنی زبان اثر کر سکتی ہے اور اگر یہی ترجمہ اس کی اپنی زبان میں رکھا جائے جو یہ ہے:۔

"ارنبھ پرماتما کے نام سے جو اتینت دیالو اور کرپالو ہے۔ سرو پرکار کی استتی کے یوگ پرماتما ہی ہے جو (سرو) سنسار کا پرت پالک ہے۔ اتی کرپالو اور دیالو ہے اور جزا دار تھات بدلے کے دن کا سوامی ہے اے پربھو ہم تیرا ہی سمرن کرتے ہیں اور تجھ سے سہائتا مانگتے ہیں ہم کو (دھرم کا) سیدھا مارگ دکھا۔ (ان) پرشوں کا مارگ جن پر تو نے (اپنی) کرپا کی نہ ان کا جن پر (تیرا) کرودھ ہوا۔ اور نہ (تجھ سے) بے مکھوں کا۔"

اب اس ترجمے کا جو اثر ایک ہندو پر پڑ سکتا ہے۔ اسے کسی ہندو سے پوچھیئے۔ اس گر کو عیسائیوں نے خوب سمجھا، قریباً دنیا کی لو سو زبانوں میں انھوں نے انجیل کا ترجمہ کر دیا ہے صرف پچیس زبانیں بچی ہیں۔ وہ بھی وہ جن کی تا حال الف بار ایجاد نہیں ہو سکی۔ ورنہ یہ باہمت قوم اس میں بھی کر دیتی ہندوستان کی بھی تیس زبانوں میں اس دلاور قوم نے اپنی مقدس کتاب کا ترجمہ کر دیا ہے۔ ہم کہنے کو تو یہ کہہ لیتے ہیں کہ عیسائی مذہب کو جو ترقی ہو رہی وہ ان کی خوبیوں کے طفیل نہیں۔ بلکہ لوگ لالچ سے عیسائی مذہب قبول کرتے ہیں۔ مگر میں کہوں گا کہ یہ بات نہیں اگر ہو بھی تو اس کا اتنا اثر نہیں۔ زیادہ اثر اس بات کا ہے کہ اس قوم نے اپنی مقدس کتاب کو لوگوں کی اپنی زبانوں میں انکے ہاتھوں تک پہنچا دیا۔ بے شک قرآن مجید اپنے اندر جو خوبیاں جو برکات اور جو حسن رکھتا ہے وہ اظہر من الشمس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر جب تک اس مقدس تعلیم کو ہم لوگوں تک انھیں کی زبانوں میں۔ جو ان کے لئے خصوصیت سے پیاری ہیں نہ پہنچائیں تب تک وہ لوگ اس صداقت اس برکت سے کیسے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اسی مقدس جذبہ نے باوجود بے سروسامانی کے مجھے فرقان حمید کے گورمکھی و ہندی تراجم کے لئے آمادہ کیا۔ اور ان تراجم نے خدا کے فضل و کرم سے غیروں پر کیا اثر ڈالا؟ کثرت آراء میں سے ذرا ایک دو ملاحظہ کیجئے :۔

جناب سردار ابیل سنگھ صاحب ایم۔ اے

پرنسپل رندھیر کالج کپورتھلہ تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"میں قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کے دس پندرہ صفحات ہر ہفتہ پڑھتا رہا۔ اور اب ایک دفعہ ختم کر چکا ہوں۔ میں نے پہلے انگریزی میں بھی ترجمہ پڑھا ہے۔ لیکن جو حظ اور فائدہ مجھے آپ کے ترجمہ سے نصیب ہوا ہے۔ وہ پہلے نہیں ہوا تھا۔ اب میرے بچے یہ ترجمہ پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے ایسا عمدہ اور سلیس ترجمہ شائع کر کے تمام پنجابیوں پر عموماً اور سکھوں پر خصوصاً بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کیونکہ سچائی سچائی ہے۔ خواہ کسی جگہ سے ملے۔ مجھے یقین واثق ہے کہ اگر بہت سے پنجابیوں نے اس ترجمے کو پڑھا۔ تو وہ غلط فہمیاں جو خود غرض اشخاص یا جہالت اور ناواقفیت نے پھیلا رکھی ہیں دور ہو جائیں گی۔ خدا آپ کو اس محنت کا اجر عظیم دے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ایسا تحفہ دیا۔ جو دینی اور دنیوی ترقی میں مدد دینے والا ہے"

ایسے ہی جناب سردار عطر سنگھ صاحب گورنر کشمیر

تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"مجھے قرآن شریف کے مطالعہ کا بیحد شوق تھا لیکن عربی سے واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے آج تک یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے میرے مدت کے شوق کو پورا کیا۔ میں کس زبان سے آپ کا شکریہ ادا کروں۔ بلاشبہ آپنے گورمکھی زبان میں ترجمہ کر کے۔ گورمکھی دانوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اور اسلام کی بڑی بھاری خدمت بجالائے ہیں"

شہادتیں تو اور بھی بہت سی ہیں۔ مگر یہ دو بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں۔ اب دیکھئے یہ اثر کس نے پیدا کیا۔ گورمکھی زبان نے سردار ابیل سنگھ صاحب ایم۔ اے جو کالج کے پرنسپل اور انگریزی کے زبردست فاضل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ انگریزی ترجمہ ان پر وہ اثر نہ کر سکا۔ جو گورمکھی ترجمہ نے کیا۔ یہ کیوں؟ اسلئے کہ گورمکھی ان کی اپنی زبان ہے۔ اور اپنی زبان جو دل اور دماغ پر اثر ڈال سکتی ہے وہ دوسری نہیں۔ آپ دیکھتے ہوں گے کہ ہندوستان میں آئے روز اغیار کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں سوئے ادبی سے کام لیا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں سر پھٹول ہوتی رہتی ہے۔ ہندوستان کا امن تباہ اور آزردگی اور کشیدگی مزید برآں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات حقیقی معنوں میں رحمۃ للعالمین ہے یقیناً آنحضور پُرنور دنیا کے محسن اعظم ہیں۔ مگر دنیا تبھی واقف ہو جب حضرت رسالت مآب کے اسوۂ حسنہ اور حضور کی مقدس تعلیم کو لوگوں کے سامنے رکھا جائے اسی مقدس غرض کو مد نظر رکھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت جس کا نام "پوتر جیون" ہے میں نے شائع کی۔ اس پر سکھوں کے زبردست فضلاء اور علماء سردار بہادر بھائی کاہن سنگھ اور سردار بہادر بھائی ارجن سنگھ آف باگڑیاں نے کس رائے کا اظہار فرمایا وہ آپ ملاحظہ کیجئے آپ لکھتے ہیں کہ :۔

"گوروجی کا قول ہے کہ سعید الفطرت لوگ ہی اپنے بزرگوں کا ذکر خیر کیا کرتے ہیں مذہبی رہنماؤں کے پُر از نصائح اعمال و اقوال بنی نوع انسان کے لئے بہترین رنگ میں رہنمائی کا موجب ہوتے ہیں۔ دُنیا میں جس قدر بھی بزرگ گزرے ہیں۔ سب کی کوشش مخلوقِ خدا کی اصلاح رہی ہے اور ان کے پند و نصائح سے فائدہ اُٹھانا ہر ایک انسان کا فرض ہے ایڈیٹر صاحب اخبار نور کی گورمکھی میں لکھی ہوئی پوتر جیون نامی کتاب کو ہمنے غور سے پڑھا ہے۔ اس میں حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تاریخی حالات اور وقتاً فوقتاً جو اُنھوں نے اُپدیش اور نصیحتیں کیں اور بے شمار ازالہ شکوک وغیرہ قرآن شریف اور دیگر اسلامی کتب سے لے کر نہایت بہترین رنگ سے درج کئے گئے ہیں اس کتاب کے پڑھنے سے گورمکھی دانوں اور پنجابی بھائیوں کو اسلام کے متعلق پورا پورا علم اور واقفیت ہو سکتی ہے۔ حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خدا پر پورا پورا بھروسہ قوت ارادی کی مضبوطی اور مصائب میں بے نظیر صبر اور ان تھک تبلیغی سعی اور اعلیٰ تدبر وغیرہ صفات حسنہ غیر معمولی رنگ میں قابل تعریف ہیں ہم علم دوست لوگوں اور متلاشیانِ حق کو اس گرنتھ کے پڑھنے کے لئے خاص طور پر سفارش کرتے ہیں"

دستخط (سردار بہادر) بھائی ارجن سنگھ جی رئیس باگڑیاں

دستخط (سردار بہادر) بھائی کاہن سنگھ جی نابھہ

یہ ہر دو بزرگ جن شخصیتوں کے مالک ہیں وہ اظہر من الشمس ہے بھائی کاہن سنگھ جی آف نابھ کے متعلق یہی کہنا کافی ہوگا کہ سکھوں کی بالاتفاق یہ رائے ہے کہ تین سو سال کے عرصہ میں سکھ دھرم نے کوئی ایسا جید فاضل پیدا نہیں کیا۔ اور اگر انھیں سکھ دھرم کا مجدد کہا جائے تو یہ عین مناسب ہوگا۔ انھوں نے سکھ دھرم کے متعلق کئی ایک زبردست کتابیں لکھی ہیں۔ جنھوں نے حقیقی معنوں میں سکھ دھرم کی کایا پلٹ دی ہے۔ اسی طرح سردار بہادر بھائی ارجن سنگھ جی آف باگڑیاں کا خاندان مذہبی نقطۂ خیال سے سکھوں میں جس تقدس اور احترام سے دیکھا جاتا ہے۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اب ان ہر دو بزرگوں پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کا کیا تقدس کے نقطۂ خیال سے اور کیا تدبر کے پہلو سے اور کیا تبلیغی جہت سے یہ زبردست اثر پڑا۔ تو محض گورمکھی کی وجہ سے کیونکہ گورمکھی انکی اپنی زبان ہے۔ لہذا اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ تحریری تبلیغ جو لوگوں کی اپنی زبان میں کی جائے زیادہ موثر اور نتیجہ خیز ثابت ہو سکتی ہے اور پھر یہ کہ مذہبی لٹریچر سستا ہونا چاہیئے۔ ان کتابوں کی توسیع اشاعت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہدیہ برائے نام رکھا گیا تاکہ ہر ایک باسانی حاصل کر سکے۔ قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ سائز $\frac{20\times26}{8}$ صفحات ۷۳۲ کاغذ عمدہ جلد سنہری ٹائپ بڑھیا ہدیہ صرف ایک روپیہ چار آنے۔ ہندی ترجمہ سائز $\frac{20\times26}{8}$ صفحات ۸۴۷ کاغذ عمدہ جلد سنہری ٹائپ بڑھیا ہدیہ ایک روپیہ چھ آنے ــــ پوتر جیون سائز $\frac{22\times29}{16}$ صفحات ۵۵۰ کاغذ بہترین طباعت اعلیٰ جلد سنہری ہدیہ صرف آٹھ آنے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ قیمتیں اصل لاگت سے بھی بہت کم ہیں تاکہ ہر ایک شخص اسے بخوبی خرید سکے اگر ہم ہندوؤں میں تبلیغ کو کامیاب رنگ میں دیکھنا چاہتے ہیں تو اسکی ایک ہی صورت ہے کہ ہم گورمکھی اور ہندی وغیرہ میں نہایت ہی وسیع پیمانہ پر اپنی کتابوں کو پھیلائیں۔ یقیناً ہم ایسا کر کے چند ہی سالوں میں بامراد ہو سکتے ہیں۔ اب رہا باقی یہ سوال کہ ہم تقریری رنگ میں کیسے کامیاب رہ سکتے ہیں؟ اس کے متعلق میں انشاء اللہ

بقیہ مضمون صفحہ نمبر ۵ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

مُسلمانوں کی رواداری

۱۴ر مارچ کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "ٹرکی کی انگورہ یونیورسٹی کے پروفیسر روبنس نے جو کہ وہاں سنسکرت کی تعلیم کے انچارج ہیں اور حال ہی میں ہندوستان آئے ہیں۔ پٹنہ میں اپنی آمد پر فرمایا کہ " انگورہ یونیورسٹی میں سنسکرت کے مطالعہ کے لئے ایک چیمبر قائم کی گئی ہے۔ آٹھ طلبا وہاں یہ زبان پڑھ رہے ہیں" کیا اس کے بالمقابل ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور۔ یا گورو کل کانگڑی بھی کوئی ایسی نظیر پیش کر سکتا ہے۔ کہ اُنھوں نے کوئی عربی تعلیم کا انتظام کیا ہو۔ اور اس کے لئے کسی عربی کے فاضل کی خدمات حاصل کی ہوں؟ یقیناً نہیں۔ لہٰذا اس سے صاف اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس رواداری کے معاملہ میں مسلمان کتنے بڑھے ہوئے ہیں۔ اگر ہندو صاحبان اپنے کالجوں میں عربی کا انتظام کر سکیں۔ تو یقیناً ملکی امن کے لئے اس کے نتائج نہایت خوشگوار ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اس سے ہم ایک دوسرے کو بہتر سمجھ سکیں گے۔ اور دنیا میں جو کچھ آزردگی اور کشیدگی ہے۔ اس کا موجب صرف ایک دوسرے سے بیگانگی ہے۔

خطرناک وباء

۵ر مارچ کا جاگرت لکھتا ہے کہ " راما منڈی (ریاست پٹیالہ) کے ایک سرکاری ڈاکٹر جو کہ اب ریاست کی طرف سے پنشن پر ہیں کی لڑکی کی برات آئی ہوئی تھی۔ آخری روز جب برات رخصت ہونے والی تھی تو جہیز کے موقع پر لڑکی والوں سے برات والوں کی تکرار ہو گئی۔ جس کی وجہ جہیز کی کمی بیان کیجاتی ہے نوبت یہاں تک پہنچی کہ دولھا والے دلہن کو چھوڑ کر خالی اپنے گاؤں کو چلے گئے" یہ جہیز کی رسم بہت تباہ کن ہے۔ خصوصاً اسوقت جبکہ لوگوں کی مالی حالتیں غیر معمولی گری ہوئی ہیں۔ اور اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ کہیں یہ بُری رسم مسلمانوں میں بھی سرایت نہ کر جائے۔ کیونکہ کہیں کہیں مسلمانوں میں بھی اس بُری رسم کی جھلک پائی جاتی ہے۔ حالانکہ بیاہ شادی کے معاملہ میں اسلام نے جس قدر سادگی رکھی ہے۔ وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ اگر آج دنیا کا اس پر عمل ہو سکے تو ان قبیح رسومات کا جس نے اقوام کے تمدن اور شیرازہ پر نہایت ہی مذموم اثر ڈال رکھا ہے۔ فوراً اصلاح ہو سکتی ہے؛

اچھوتوں میں تبلیغ اور ہندو

۱۴ر مارچ کا پرکاش لکھتا ہے کہ " لوگ ہریجن سیوک سنگھ کی جسے مہاتما گاندھی کی سرپرستی حاصل ہے سرگرمی سے ناواقف نہیں۔ ...... ہریجن سیوک سنگھ کا سنٹرل بورڈ گزشتہ چار سالوں میں آٹھ لاکھ روپیہ مختلف صوبوں کی برانچوں کو بھیج چکا ہے" اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہندو لوگ اچھوتوں کو اپنے ساتھ وابستہ رکھنے کے لئے کیا کچھ نہیں کر رہے۔ یہ تو ایک ہریجن سیوک سنگھ کا حال ہے۔ حالانکہ ہندوؤں کی ایسی انجمنیں اور بھی بہت سی ہیں جو نہایت سرگرمی سے اپنے فرائض کو سرانجام دے رہی ہیں۔ کیونکہ ہندو لوگ اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ سیاسی رنگ میں اسی قوم کا پلڑا بھاری رہے گا۔ جو تعداد میں زیادہ ہوگی حالانکہ ہندو پہلے ہی تعداد میں دیگر اقوام سے بہت زیادہ ہیں مگر پھر بھی وہ پسند نہیں کرتے کہ اچھوت اقوام کا ایک فرد بھی ان سے الگ ہو۔ برخلاف اس کے مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں کی نسبت بہت کم اور اچھوت اقوام میں تبلیغ کیلئے مسلمانوں کے ذرائع وسیع۔ کیونکہ مسلمانوں کا تمدن اچھوتوں کو مساوات دینے اور جذب کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ مگر پھر بھی مسلمان تبلیغ کے اس ضروری شعبہ سے بالکل بے پروا ہیں۔ اس زمانہ میں تبلیغ سے بے پروا رہنا یقیناً اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی چلانے کے مصداق ہے۔

مسٹر ہیرالال گاندھی اور شدھی سبھا دہلی

مسٹر ہیرالال گاندھی کے متعلق یہ عام طور پر مشہور ہے کہ وہ شراب ایسی بد چیز کے عادی ہیں اور خود انکے والد مکرم کا یہ اعلان ہے کہ ان کے بیٹے ہیرالال گاندھی میں بہت ہی بُری عادتیں ہیں ان ہی مذموم عادتوں کی وجہ سے انھیں اسلامی سوسائٹی سے نکلنا پڑا۔ کیونکہ اسلام میں ایسے قماش کے لوگوں کیلئے کوئی جگہ نہیں مگر اب یہ بات تعجب سے سُنی جائیگی کہ بھارت شدھی سبھا دہلی نے مسٹر ہیرالال کو اپنی سبھا کا پرچارک (مبلغ) مقرر کیا ہے۔ کیا مسٹر ہیرالال گاندھی نے اپنی مذموم عادتیں ترک کر دیں؟ مشکل۔ کیونکہ عادات طبیعت ثانیہ ہو جاتی ہیں۔ ان کا چھوٹنا کارے دارد۔ اور اگر اُنھوں نے اپنی عادتیں نہیں چھوڑیں تو اس صورت میں بھارت شدھی سبھا کیا اپنے اس مبلغ پر فخر کر سکتی ہے؟ اگر کر سکتی ہے تو لوگ نتیجہ نکالنے میں حق بجانب ہوں گے کہ " وزیر چنیں شہریار چناں"۔

حضور نظام سے سبق

اعلیٰحضرت حضور نظام نے اپنی سلور جوبلی کے موقع پر جو اسلام سے اپنی محبت کا اظہار فرمایا تو ہندو پریس اس پر بڑا سیخ پا ہوا کہ حضور نظام نے یہ اظہار کیوں کیا۔ مگر خوبی خوبی ہی ہے اور وہ اپنا اعتراف کرائے بغیر نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ ۱۴ر مارچ کا پرکاش لکھتا ہے کہ " کاش ہندو ریاستوں کے حکمران بھی نظام حیدر آباد کی خدمت اسلام کے اس جذبہ سے جس کا اظہار اُنھوں نے فرمایا ہے سبق لیں اور اُنھیں بھی اپنے دھرم کے متعلق اپنے فرض کا احساس ہو" اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور نظام نے جو اسلام کے متعلق اپنے جذبات کا اظہار فرمایا وہ نہایت اعلیٰ جذبہ تھا۔ تبھی تو آریہ پریس ہندو حکمرانوں کو اس کی پیروی کے لئے زور دے رہا ہے۔

عیسائیت اور طلاق

انجیل میں طلاق تو ہے مگر مشروط جو اس طرح ہے کہ:۔ " جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے۔ وہ اس سے زنا کراتا ہے" (متی باب ۳) مگر اس مشروط طلاق نے یورپ کے تمدن پر بہت ہی بُرا اثر ڈالا ہے۔ چنانچہ انگلستان کی پارلیمنٹ میں طلاق کے قوانین میں مزید اصلاحات کے لئے ایک بل پیش کیا گیا ہے۔ اس بل کی انگلستان کے تمام طبقات یہاں تک چرچ نے بھی تائید کی ہے اس بل کی رو سے موجودہ قانون طلاق میں اس اصلاح کی ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ طلاق دینے کے لئے جو ایک حرف الگ وجہ حرام کاری ہے۔ اسے اُڑا دیا جائے۔ چنانچہ کنٹربری کے نائب بشپ نے اس کی تائید میں لکھا ہے کہ" اسباب طلاق کو ایک ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وجہ تک محدود کرنے سے ایک ایسی صورت پیدا ہو گئی ہے جو اخلاقِ عامہ کیلئے زہرِ قاتل ہے۔ لوگ مجبور ہیں کہ زناکاری کا ارتکاب کریں یا دروغ گوئی سے کام لیں۔ اور موجودہ قانون خود اس قسم کی بداخلاقی کا محرک ہے۔" گویا اب عیسائیت بھی طلاق کے معاملہ میں اسی راستہ پر گامزن ہونے کے لئے تیار ہے۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے اسلام نے لوگوں کے سامنے رکھا۔ جو عین قدرتی اور انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ گویا دنیا ایک ایک کرکے اسلامی اصولوں کو اختیار کر رہی ہے۔ کیا یہ صداقت اسلام کی بین نشان نہیں ہے؟ یقیناً ہے۔

سرحدی کانگرس پارٹی کا اعلان

فرنٹیئر کانگرس پارلیمنٹری بورڈ نے آئندہ اپنے طرزِ عمل کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر کانگرس نے عہدے قبول کرنے کی اجازت دیدی تو سرحدی کانگرس پارٹی گورنمنٹ کے کام میں رکاوٹ ڈالنے والی پالیسی پر عمل پیرا نہیں ہوگی۔ تعمیری کام میں حصہ لے گی۔ اراضی کے لگان اور مالیہ میں تخفیف کرائے گی۔ دیہاتی آبادی کو قرضوں کے بار نیز مالیہ اور لگان کے بقائے ادا کرنے کے متعلق سہولتیں مہیا کرے گی۔ اور سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کی رہائی کی کوشش کریگی اور تمام فیکٹریوں میں مزدوروں کے لئے آٹھ گھنٹے یومیہ کام کرنے کا قانون بنوائیگی اور بے روزگاری کو دور کرنے کی سکیمیں سوچے گی۔ اور وزراء کی تنخواہ پانچسو روپے ماہوار مقرر کرانے کی کوشش کرے گی"۔ اس قابلِ تعریف پروگرام پر کون حرف رکھ سکتا ہے یقیناً کانگرس عہدے قبول کرنیکی اجازت دے کر ملک کی بہترین خدمت بجا لا سکتی ہے کیونکہ تخریب کوئی قابلِ تعریف فعل نہیں ہے۔ تعمیر میں ہی ملک اور قوم کی بھلائی ہے۔ اس وقت ہندوستان کے قریباً چھ صوبوں میں کانگرسی ممبروں کی کثرت ہے۔ اگر وہ اس پروگرام پر عمل کر سکیں تو ان کی ملکی خدمات سے کون انکار کر سکتا ہے

جگت گورو شنکر اچاریہ کثرت ازدواج کی حق میں

۱۹ مارچ کا پرتاپ لکھتا ہے کہ ۱٦ مارچ کو بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے جگت گورو شنکر اچاریہ نے کہا کہ "جب ایک ہندو نوجوان جس کی ہندوستان میں پہلے ہی شادی ہو چکی ہو کسی دوسرے ملک میں چلا جائے۔ اور وہاں سے ایک لڑکی کو اس خیال سے لے آئے کہ وہ اسے ہندو دھرم میں پرویش (داخل) کرکے اس کے ساتھ شادی کر لے گا۔ تو مشکل آپڑتی ہے۔ ایسی صورت میں آریہ سماج اس غیر ملک کی لڑکی کو ہندو دھرم میں پرویش کرانے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اس سے نہ صرف اس لڑکی کو مایوسی ہوتی ہے۔ بلکہ شدھی کے کام میں رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں۔ میرے خیال میں آریہ سماجی لیڈروں کو اس معاملہ پر سنجیدگی سے وچار (غور) کرنا چاہیئے اور جہاں کہیں اس قسم کی مشکل پیش آئے وہاں ایک پرش کو ایک ہی استری بیاہنے کے اصول کو ڈھیلا کر دینا چاہیئے"۔

اس جگہ جگت گورو شنکر اچاریہ نے صاف الفاظ میں کثرت ازدواج کی تائید کی ہے۔ کثرت ازدواج کو اسلام ضرورت کے وقت جائز رکھتا ہے۔ یہ ایک اسلامی مسئلہ ہے۔ جس کی ہندو دھرم تائید نہیں کرتا۔ مگر وقت آیا کہ ہندو دھرم کے گورو کو اس اسلامی مسئلہ کی حمایت کرنی پڑی۔ گویا زبانِ حال سے ہندو دھرم کے لیڈر پکار پکار کر اسلامی صداقت کا اعتراف کر رہے ہیں۔

جگت گورو شنکر اچاریہ اور سکھ و آریہ

اسی تقریر میں آگے جا کر یہی صاحب کہتے ہیں کہ "ہندو دھرم کی حفاظت اور توسیع اشاعت کا کام یا تو آریہ سماج نے کیا ہے یا سکھوں نے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کام میں تمام ہندو متحد ہو جائیں اور تمام چھوٹے موٹے اختلافات کو پس پشت ڈال دیں۔ ایسا کرنے سے ہی ہندو سوسائٹی متحد ہو سکیگی"۔

شدھی وغیرہ کی تحریک میں ہندو سوسائٹی میں آریہ سماج کی وہی پوزیشن ہے جو مسلمانوں میں احمدیوں کی۔ بلکہ احمدی بہت آگے ہیں۔ ملکانہ ارتداد کے دنوں میں احمدیوں نے تبلیغ کا جو بے نظیر کام کیا وہ رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔ مگر آریہ سماج کے کام کی تو ہندوؤں کے بڑے بڑے لیڈر بھی اعتراف اور حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ مگر بعض مسلمانوں کے نزدیک احمدیوں کا یہ بھی ایک قصور ہے کہ وہ ترقی اسلام کے لئے اپنے پہلو میں ایک غیر معمولی حس کیوں رکھتے ہیں۔ جب کسی قوم کے بُرے دن آتے ہیں۔ تو اس کی عقل ماری جاتی ہے۔ جب تک مسلمان اس گر کو نہیں سمجھینگے کہ مشترکہ اغراض میں ہمیں ایک ہو جانا چاہیئے۔ تب تک مسلمانوں کے بھلے دن نہیں آ سکتے۔

مسلمانوں سے سبق لینے کی ہدایت

یہی صاحب اپنی تقریر میں آگے جا کر گویا ہیں کہ "ہمیں چاہیئے کہ ہم سب اپنے مسلم دوستوں سے سبق سیکھیں۔ ہندوستان سے باہر مسلم ممالک بھراتری بھاؤ (برادرانہ اخوت) کے ایک رشتہ میں منسلک ہیں۔ ہم اپنے دیش میں بھی دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے اندر کسقدر اخوت ہے۔ اور وہ کس طرح ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھتے ہیں"۔ کیا حقیقتاً مسلمانوں کی یہی حالت ہے؟ میں تو یہی کہوں گا کہ ہمیشہ دور کے ڈھول ہی سہانے معلوم ہوتے ہیں۔

ہندوستان ہندوؤں کیلئے

یہی صاحب یعنی جگت گورو شنکر اچاریہ پردھان ہندو مہاسبھا اپنی اسی تقریر میں آگے جا کر اچرتے ہیں کہ "ہندوستان ہندوؤں کے لئے ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کے کئی ایک اسلامی ممالک ہیں۔ جہاں وہ اگر چاہیں تو جا کر آباد ہو سکتے ہیں مگر ہندوؤں کا کوئی ایسا ملک نہیں"۔ گویا یہ بھی مسلمانوں کا قصور ہے کہ وہ کئی اسلامی ممالک رکھتے ہیں۔ مگر یہ کہتے ہوئے شنکر اچاریہ صاحب یہ بھول گئے کہ چین اور جاپان وغیرہ جہاں بدھ مذہب رائج ہے آپ بھی انہیں ہندو ممالک سمجھتے ہیں کیونکہ اگر بدھوں کو ہندو نہ سمجھا جاتا۔ تو ایک بدھ بھکشو کو ہندو مہاسبھا کا پریذیڈنٹ نہ بنایا جاتا۔ اسلئے اگر مسلمانوں کو ہندو یہ راستہ دکھاتے ہیں۔ تو پھر ہندوؤں کے لئے بھی یہ راستہ کھلا ہے۔ دراصل نہ تو ہندو ہی یہاں سے جا سکتے ہیں۔ اور نہ مسلمان ہی۔ کیونکہ دونوں نے ہندوستان کو اپنا ملک بنا لیا ہے۔ اس لئے ان میں سے جو فریق بھی دوسرے فریق کے متعلق اس قسم کی خواہش کا اظہار کرتا ہے یقیناً وہ ہندوستان کے مفاد کی جڑوں پر تبر رکھتا ہے

ہمیں ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کرنا چاہیئے

۱۹ مارچ کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "جب کسی ہندو اخبار میں کوئی قابلِ اعتراض مضمون شائع ہوتا ہے۔ تو بجائے اسکے کہ برادرانہ طور پر اس سے شکایت کی جائے۔ اور اس سے معذرت حاصل کی جائے۔ اُسے پہلے ہی دن پریس ایکٹ کے ڈنڈے کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا دور دکھایا جاتا ہے جس سے دونوں قوموں کے تعلقات خراب ہو جاتے ہیں۔ اور ان میں رنجش پیدا ہو جاتی ہے" بات بہت معقول ہے۔ مگر ہمیں چاہیئے کہ ہم ایسے موقع پر ایک دوسرے کے جذبات کا احترام کریں۔ ہم صدیوں سے پہلو بہ پہلو رہتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں ایک دوسرے کے جذبات کو بہتر سمجھنا چاہیئے۔ مسلمانوں نے باوجود زیادہ سے زیادہ اشتعال دلانے پر بھی کبھی ہندوؤں کے بزرگوں کی شان میں بُرا لفظ نہیں کہا۔ آریوں نے رنگیلا...... نامی دل آزار کتاب لکھی۔ اگر مسلمان بھی چاہتے تو وہ اس کے جواب میں کئی رنگیلے لکھ سکتے تھے۔ مسلمانوں میں خدا کے کرم سے لکھنے والوں کی کمی نہیں۔ مگر اُنھوں نے اس بدراہ کو ایک منٹ کے لئے بھی پسند نہیں کیا۔ کیونکہ انھیں ان کا مقدس مذہب ایسا کرنے سے منع فرماتا ہے۔ اگر یہی ذہنیت میرے ہندو بھائیوں میں پیدا ہو سکے تو ہندوستان آج ہی بہشت بن سکتا ہے

بُت پرستی کا طعنہ

۱۸ مارچ کا ریکاش لکھتا ہے کہ "اسلام کی توحید محض زبانی جمع خرچ ہے۔ عمل کچھ اس کے سوا ہے۔ سنگ اسود کا چومنا ایسی بدعات ہیں جو پکار پکار کر ان کے دعوئے توحید کا مذاق اُڑا رہی ہیں"۔ افسوس کس قدر بودی دلیل۔ ہم محبت سے اپنے بچوں کو چومتے ہیں تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم بچوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اسی طرح اسے ذرا اور بھی بڑھا لیجیئے معاملہ بالکل صاف ہو جائے گا۔

ہندوؤں کی عقیدت

ٹھکار یاترا کے عنوان سے سوامی ستو سترانند کا ۱۸ مارچ کے پرتاپ میں سفرنامہ چھپا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ "پالے تانا (کاٹھیاواڑ) کے مقام پر ادلیشور ناتھ کا ایک مندر ہے..... احمد آباد سے ایک جینی بھگت سنگت (جماعت) لے کر یہاں آیا تھا۔ اس میں ہزاروں آدمی شامل تھے۔ وہ پیدل چل کر آئے تھے۔ ان سب کا خرچ اس بھگت نے برداشت کیا تھا۔ اس نے اس مندر میں آکر اس مورتی پر ایک چھتر چڑھایا جس کی قیمت نو لاکھ روپیہ ہے" اب نو لاکھ کی رقم منہ سے کہہ لی جاتی ہے مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے کہ ہندو اپنے بت پرستی کے عقیدہ پر کیا کچھ خرچ نہیں کرتے۔ اور اس کے مقابل توحید کا پرچار یا تبلیغ اسلام ہم سے کیا قربانی چاہتی ہے۔ اس پر ہمیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے"

اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا

پروفیسر گلشن رائے نے سکول آف آرٹس لاہور میں ایک تاریخی لیکچر بزبان انگریزی دیا جس میں اُنھوں نے تسلیم کیا کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا۔ یعنی جب محمد بن قاسم سندھ پر حملہ آور ہوا۔ تو اس زمانہ میں پنجاب سندھ اور صوبہ سرحد میں جو لوگ آباد تھے وہ بدھ یا بت پرست تھے۔ حملہ آور عرب جو آئے تھے وہ مسلمان تھے، بت شکن تھے۔ اُنھوں نے بُت توڑے۔ جواہرات اور سونا وغیرہ لوٹا۔ اور واپس چلے گئے۔ اگر ان کا مقصد مذہب کی اشاعت کرنا ہوتا تو واپس نہ جاتے"

دور کیوں جاؤ۔ اب ہندوستان کے مسلمان کیا ثروت اور کیا تمدنی جہت سے ایک گونہ روبہ انحطاط ہیں۔ مگر ہر ایک مردم شماری اپنے ساتھ مسلمانوں کا ایک خاصہ اضافہ لاتی ہے اس کے بالمقابل ہندوؤں کی یہ حالت نہیں۔ پنجاب اور بنگال کا صوبہ اس کا بیّن شاہد ہے۔ فرمایئے اب مسلمانوں کی کونسی تلوار چل رہی ہے؟ باقی رہا بُت شکنی کا سوال۔ اس پر بعض ہندو قوم کے اکابرین کو بھی فخر ہے۔ جیسا کہ شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج فرماتے ہیں ؎

منم کشتہ ام کوہیاں بت پرست
کہ آں بت پرستند و من بت شکن

قرآن مجید بائبل اور وید پر ایک نظر

برہانِ اوّل قرآن مجید کی بےنظیر افتتاح

قرآن مجید کی ابتدار بلکہ اس کتاب مقدس کی افتتاح بسم اللہ سے ہوتی ہے "اللہ کے نام کی مدد کے ساتھ" اللہ تعالےٰ جو خالق کائنات ہے۔ اس نے ہماری ہر ضرورت۔ احتیاج اور تڑپ کا جواب اس عالم اسباب میں پیدا کیا ہے۔ ہم اپنی خلقی کمزوری اور بے مایگی کی وجہ سے اس کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اعانت ہی ہماری حفاظت۔ تربیت اور ترقی کے اسباب کو ہم تک پہنچاتی ہے۔ پس انسان جو اپنی ذات سے فقیر محض ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو ذاتی طور پر غنی اور صمد ہے۔ ان دونوں میں رشتہ اور تعلق صرف اسی صورت میں قائم ہو سکتا ہے۔ کہ یہ فقیر اپنی ہر ضرورت اور احتیاج اس صمد باری کے دروازے پر لے جائے۔ اور اسی سے مدد اور اعانت کا طالب ہو۔

بسم اللہ میں سب سے پہلا حرف با ہے۔ جو طلب اعانت کے لیئے آتا ہے۔ یہ طلب اعانت کا حرف انسان کی بے سروسامانی اور اللہ تعالیٰ کی ذات غنی کے دو مختلف نظارے پیش کرتا ہے ایک بے نوا فقیر انسان کے جذبات اور احساسات ایک طرف ہیں اور فیضان الٰہی کے موجزن چشمے دوسری طرف۔ بے بس، بیکس طفل نوزاد ایک جانب ہے۔ اس کی چیخ و پکار پر اپنی پوری توجہ اور کامل محبت کے ساتھ مائل ربوبیت۔ دوسری جانب اس کا فرض ہے روتے اور چیخے اس طرف اپنے ہاتھ پھیلائے۔ اور اس کی محبت کا تقاضا ہے کہ وہ اس کی ہر ضرورت اور احتیاج پر دوڑ کر آئے۔ کسی الہامی صحیفہ کی اسقدر شاندار افتتاح مجھے نظر نہیں آتی جو فطرت انسانی اور اس کے خالق و مولیٰ کی صفات کا یہ پُر کیف مرقع کھینچ سکی ہو۔ فالحمد للہ رب العلمین۔

برہان دوم عربی زبان اُم الالسنہ ہونے پر لطیفہ

زبان عرب میں مفرد حرف با کے ایک معنی طلب، اعانت یا استمداد ہیں۔ سنسکرت زبان میں اسماء کے آخر پر ابھی۔ بھیہ، اور بھیام کی علامات اسی مفہوم کو ظاہر کرتی ہیں۔ لیکن مفرد حروف با کے معنے سنسکرت زبان میں کچھ نہیں۔ وہ صرف ایک آواز یا حرف با کا نام ہے۔ زبان انگریزی میں بائی (By) مصاحبت اور معیت ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔ لیکن مفرد حرف بی (B) بمعنی اور محض ایک حرف کا نام ہے علم الالسنہ کا یہ اصول اگر درست ہے کہ مرکبات مفردات سے بنائے جاتے ہیں۔ اور ابتدائی زبان بالکل سادہ تھی تو ظاہر ہے کہ سنسکرت انگریزی وغیرہ کے یہ تمام الفاظ جو معیت اعانت اور استمداد کا مفہوم رکھتے ہیں مرکب ہونے کی وجہ سے عربی زبان کے مفرد حرف با سے لئے گئے ہیں۔ جو زبان عرب میں بے معنی نہیں بلکہ بیسیوں معنی رکھتا ہے۔

برہان سوم عربی حروف ہجا دنیا کی تمام زبانوں کی بنیاد ہیں

عربی زبان کے حروف ہجا دنیا کی زبانوں کی بنیاد ہیں۔ یہ امر لاطینی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یونانی۔جرمن۔فرنچ۔عبرانی۔سریانی کا اپنی اور انگریزی حروف کے نام سے ظاہر ہے۔انگریزی میں الفابیٹ (ALFHABET) الف بے تے کا مرکب ہے۔یونانی۔لاطینی وغیرہ زبانوں میں بھی قریبًا قریبًا یہی نام ہے۔اے بی سی ڈی (A.B.C.D.) درحقیقت ابجد کے اجزا ہیں۔کے۔ال۔ایم۔این (K-L-M-N) کلمن کی بدلی ہوئی صورت ہے۔کیو۔آر۔ایس۔ٹی (Q-R-S-T) قرشت کے مقطعات ہیں۔ایکس۔وائی۔زیڈ (X-Y-Z) ثخذ کے ترتیب پر ہیں۔باقی کے حروف ابجد آدم کے عین مطابق تھے۔کیونکہ انگریزی حروف یونانی اور لاطینی کے حروف سے ماخوذ ہیں۔جن کی ترتیب ابجد آدم سے لی گئی ہے۔اس ترتیب کی بناء پر ان تمام زبانوں میں حرف با حروف ہجا کا دوسرا حرف ہے۔عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے پر دوسری دلیل یہ ہے کہ ابجد میں با کی قیمت دو کا عدد ہے۔ یورپ کی تمام علمی اصطلاحات میں بائی یا بی (BY, Bi) کے معنی دو کا عدد ہیں مثلاً بائیسکل (Bycycle) دو پہیوں والا۔اسی طرح بائی فولڈ (Bifold) بائی گیمی (Bigamy) بائی سیٹ (Biset) بائی فارم (Byform) وغیرہ وغیرہ

ہندوستان کی ملتانی۔گجراتی زبانوں میں بیا۔انگریزی میں بائی (By) سنسکرت میں بھیام لاطینی میں (Be) ژندی میں ابی یا ایوی۔گاتھ میں (Be) اور بائی جرمن میں B دو عدد کا مفہوم ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔اس کی دلیل بالکل ظاہر ہے کہ حرف با حروف ہجا میں دوسرا درجہ رکھتا ہے۔مگر سنسکرت اور ہندوستان کی دوسری زبانوں میں بیا حروف ہجا کا دوسرا حرف نہیں۔تو سنسکرت میں بھیام اور ملتانی و گجراتی وغیرہ میں بیا دو کے عدد کی علامت کیسے پا گیا (سنسکرت) اور اس کی بیٹی پوتیوں میں تو حروف ہجا کا دوسرا حرف کھا (ख) ہے ایک پولیس افیسر کسی مشکوک شخص کی خانہ تلاشی لیتا ہوا اگر کوئی چیز ڈھونڈ نکالے جس کے متعلق صاحب خانہ شافی جواب نہ دے سکے کہ وہ اس نے کہاں سے پائی ہے۔اگرچہ اس نے اسکی کیسی ہی شکل مسخ کردی ہو تو وہ چوری کی چیز سمجھی جائے گی۔

اس برہان سوم کے زیر عنوان ہم نے ثابت کیا ہے کہ یورپ کی تمام زبانوں نے الفابٹ (الف۔بے۔تے) عربی سے لی ہے مگر ایک ہوشیار پنڈت نے اپنے استاد کا حق نمک یوں ادا کیا کہ ہر ایک چیز کی شکل مسخ کردی۔تاکہ دنیا ایجاد کا سہرا اس کے سر پر باندھ دے۔لیکن اس سہرے کا ایک موتی ایسا بھی تھا۔جو اپنے رنگ کی شوخی اور چمک دمک سے در عدن ہونے کی شہادت دے رہا تھا۔موجودہ علم الالسنہ کی بناء پر دو کے عدد کا مفہوم ظاہر کرنے کے لئے با نہایت سادہ اور مفرد صورت ہے۔مگر سنسکرت کا بھیام مرکب ہے اور یہ قاعدہ مسلم ہے کہ مرکبات مفردات سے ترکیب پذیر ہوتے ہیں اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ یورپین زبانوں کے الفاظ (Bi. Be. By) وغیرہ کا رشتہ حروف با سے بہت قریب ہے۔اور بھیام سے بمراحل دور ہے۔اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ زبان سنسکرت کو عربی سے بگاڑ کر بنا لیا گیا ہے۔دنیا کی تمام علمی زبانوں میں عربی ابجد آدم کی ترتیب موجود ہے۔مگر سنسکرت اور اس کی بیٹی پوتیوں نے اپنی حقیقی ماں سے انحراف کیا ہے۔اور سنسکرت میں اسماء کے آخر میں بھیام (علامت تثنیہ) اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ اس گھر میں بہت سا مال مسروقہ موجود ہے۔

برہان چہارم قرآن مجید کی علمی (Scientific) ترتیب

حروف با کے بعد قرآن مجید کا پہلا لفظ اسم ہے جس کے معنی نام ہیں کسی چیز سے تعلق معیت۔نسبت اور واسطہ پیدا ہوجانے کے بعد جسے حروف با ادا کر رہا ہے۔انسان کے لئے اس چیز سے معرفت سب سے پہلی ضرورت ہے۔

علم کے تین درجے ہیں۔احساس و شعور۔ادراک اور تصوّر Conception, Perception, Sensation حیوان میں اشیاء کا احساس ہوتا ہے مگر فکر یا کنسیپشن نہیں ہوتا کسی چیز کا نام رکھنا اسی فکر پر منحصر ہے۔کیونکہ اسم در حقیقت اصل شئے بیرونی نشان کا نام نہیں۔بلکہ دماغ کے اندر شئے کے تصوّر پر حکم یا نشان کو اسم کہا جاتا ہے۔اور تصور حیوان میں نہیں۔اسے کسی چیز کے موجود ہونے کا احساس تو ہوتا ہے۔لیکن اس پر غور و فکر کرکے معرفت حاصل کرنا یہ صرف انسانی روح کی خوبی ہے (۲) کائنات عالم کے اندر جو کچھ موجود ہے اس کی حقیقت ہماری نگاہوں سے مخفی ہے ہمارے فہم اور ذکر میں صرف اسماء آتے ہیں اور ان ہی سے ہم علم حاصل کرتے ہیں (۳) جو کچھ بھی اس علیم ہستی میں وجود پذیر ہوتا ہے۔اس سے بہت عرصہ پیشتر اس کا نام رکھا جاتا ہے۔گویا نام پہلے آتا ہے اور شئے بعد میں آتی ہے پس ہر چیز کا نام ہی اس چیز کی معرفت کا ذریعہ ہے۔اس لئے قرآن شریف نے اللہ تعالےٰ کی معرفت کا ذریعہ اس کا اسم یا نام قرار دیا ہے وید اور بائیبل دونوں اس علمی ترتیب سے محروم ہیں۔رگوید کی ابتدا اگنی کی تعریف سے یجر وید کی اناج اور طاقت سے۔اتھروید کی پانی کے فوائد سے اور بائیبل کی زمین و آسمان کی پیدائش سے ہوتی ہے۔

برہان پنجم عربی زبان میں فلسفہ اسماء

دنیا کی قابل ذکر زبانوں میں کسی ہستی کے اظہار معرفت کے لئے دو لفظ استعمال ہوتے ہیں۔ آرین سلسلہ کی زبانوں میں جرمن۔اینگلو سیکسن۔ڈچ۔آئیس لینڈک۔گاتھک۔سویڈش۔لاطینی۔یونانی۔سنسکرت اور ژندی فارسی میں قریبًا قریبًا نیم (name) یا نام ہے اور سامی زبانوں کلدانی سریانی عبرانی اور عربی میں قریبًا شیم یا اسم ہے۔ویدوں میں یہ لفظ نام ہے۔چنانچہ رگوید میں آتا ہے "نام دھر نام دیوتا" مجھے دیوتاؤں نے اندر نام دیا ہے" اور بائیبل عبری میں شیم ہے۔چنانچہ یرمیاہ ۱۱ باب ۲ "ہے شیم یہوہ" "خدا کے نام میں نبوۃ نہیں" آرین زبانوں کا لفظ نیم (name) یا نام ان زبانوں میں اپنا کوئی فلسفہ نہیں رکھتا۔مغربی فلالوجسٹ کہتے ہیں کہ آرین سلسلہ کی تمام زبانوں کا یہ لفظ سنسکرت کے مادہ گیان اور جیان سے ماخوذ ہے اور یہ غلط ہے۔کیونکہ سنسکرت لغت میں لفظ نام کا مادہ گیان اور جیان نہیں۔آرین زبانوں میں اس لفظ کا قدر مشترک یا جزو اعظم نم (ن اور م) ہے۔گیان اور جیان دونوں میں حرف نون ہے۔مگر م ندارد ہے۔اس کے علاوہ سنسکرت زبان میں کوئی مادہ نم نہیں۔بلکہ خود نام کبھی نامن سے ہے۔زیادہ سے زیادہ سنسکرت لغت جو معنی اس کے ہمیں بتاتی ہے۔وہ بیشک البتہ تحقیق کے ہیں۔مگر یہ معنی بطور مجاز ہیں۔نہ حقیقۃً۔کیونکہ ان معنی کے اندر لفظ نام کا کوئی فلسفہ موجود نہیں اور نامن خود لفظ نام سے بڑا ہے۔مادہ کے لئے مختصر ہونا ضروری ہے۔

عربی زبان کا لفظ اسم اظہار معرفت کی ایک علامت یا نشان ہے۔کیونکہ زبان عرب میں وسم کسی چیز پر نشان لگانے کو کہتے ہیں سم کے معنی نشان ہیں۔قرآن شریف میں ہے حتی یلج الجمل فی سم الخیاط (یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے نشان سے گزر جائے) پس اسم وہ نشان ہے جو کسی شئے کی معرفت کے لئے اس پر لگایا جائے۔رسم نہ صرف سامی زبانوں کے الفاظ شیم اور سیمو وغیرہ کا ماخذ ہے بلکہ آرین سلسلہ کی زبانوں کے الفاظ "سیما اور سائن (Sign) اور سائنم (Signm) وغیرہ بھی اس سے مشتق ہیں۔جن کے معنی نشان یا علامت کے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لفظ کا ایک مادہ سمو بھی بتایا گیا ہے جس کے معنی علو اور ارتفاع ۔ اس بنا پر اسم وہ لفظ ہے ۔ جس سے مسمی کا ذکر بلند ہوتا ۔ یا شہرت پاتا ہے یہی وجہ ہے کہ نام پانا ، نام بلند ہونا ، نامور ہونا ، نام کیرتن ۔ نام کرن وغیرہ محاورات ۔ شہرت پانے کے معنوں میں نہ صرف اُردو ۔ فارسی ۔ سنسکرت زبانوں میں استعمال ہوتے ہیں بلکہ قریبًا ہر زبان میں مستعمل ہیں ۔ انگریزی میں رینا ؤں (Renown) کے معنی نامور یا مشہور کے ہیں جن لوگوں نے نیم (name) یا نام کا مادہ تلاش کرنے میں سنسکرت کی طرف توجہ کی ہے ۔ انھوں نے غلطی کی ہے ۔ اور خالی ہاتھ واپس لوٹے ہیں ۔ اس لفظ کا مادہ وہ ہو سکتا ہے جس میں شہرت کا مفہوم پایا جائے ۔ اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ نام بھی عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہلکی آواز اٹھانے یا بلند کرنے کے ہیں ۔ اس زبان میں بلیغ آواز بلند کرنے کے تیس درجے ہیں ۔ اور ہر ایک درجہ کو ایک الگ نام دیا گیا ہے ۔

اس میں سے آٹھ درجے صوت خفی کے ہیں اور بائیس درجے صوت شدید کے ہیں ۔

صوت خفی کے ساتویں درجہ نباۃ کے بعد آٹھواں درجہ نام آتا ہے ۔ اسکے بعد ۲۲ درجے صوت شدید کے ہیں ۔ مگر صوت خفی کا آخری درجہ صوت شدید کے پہلے درجے کے درمیان ہوتا ہے ۔ اور ان دونوں میں فرق زیادہ نہیں ہوتا ۔ اس لحاظ سے نام عربی زبان میں ایسی زبان کا بلند کرنا ہے ۔ جو دوسرے کی سمجھ میں تو آسکے ۔ مگر کسی کو ناگوار نہ گزرے ۔ یا صوت شدید نہ ہو ۔ اس نام کا مادہ عربی زبان میں نم ہے ۔ جس کے معنی حرکت خفیف یا آواز خفیف کے ہیں جو مسمے دوسری اشیاء پر شہرت دے ۔ (پیغام صلح)

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضؓ کی سادگی اور اولوالعزمی

معزز قارئین ۔ اسوقت ہمیں اس عظیم الشان انسان کا تذکرہ مقصود ہے ۔ جو اہل اسلام کا بہترین جرنیل ، زبردست سیاست داں اور اولوالعزم خلیفہ تھا ۔ کون ہے جو آپکے مقدس نام سے واقف نہیں ۔ ہندو عیسائی یہودی سبھی آپکو جانتے ہیں ۔ اور آپ کے عظیم الشان کارہائے نمایاں سے پوری طرح واقف ہیں ۔

شاندار اسلامی عہد ۔ تاریخ اسلام میں آپکا عہد خلافت وہ شاندار زمانہ ہے ۔ جس کو مورخین گولڈن ایج (زرین زمانہ) سے تعبیر کرتے ہیں ۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جسقدر فتوحات اور کامیابیاں اس شہنشاہ عرب وعجم کے عہد میں ہوئیں اور جس قدر بڑے بڑے ملک ان کے زمانہ میں اسلام کے جھنڈے کے نیچے آئے اس کی مثال بعد میں نہیں ملتی ۔

فارس و شام جیسی عظیم الشان سلطنتوں کی شاندار فتوحات سے تمام عرب مالا مال ہو چکا تھا لیکن وہ بادشاہ عرب ہر قسم کی زیب و زینت اور شان و شوکت سے محترز رہتا ۔ اور مسلمانوں کو تلقین کرتا کہ جب تک سادگی کو اپنا شعار بنائے رکھوگے ۔ اسوقت تک مظفر و منصور رہوگے ۔ کامیابی اور کامرانی تمہارے ہمرکاب رہیگی ۔ اور اسے چھوڑ کر تکلف و تجمل اختیار کرلوگے اور آرام و آسائش کو ترجیح دوگے ۔ تو تمہاری ترقیات کا خاتمہ ہو جائے گا ۔

آپ نہایت سادہ غذا استعمال فرماتے ۔ لباس بھی بہت سادہ ہوتا ۔ آپنے اپنے قابل اور لائق فرزند ارجمند کو تمام زمانہ خلافت میں کوئی بڑا منصب عطا نہیں کیا ۔ بلکہ آپ ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھتے کہ سابقون کو ترجیح دیجائے ۔ آپ کے گھر میں حد درجہ کی سادگی تھی ۔

غرضیکہ سادگی آپ کا شاندار وصف تھا جسے آپنے ہر موقعہ پر پیش نظر رکھا ۔

فتح یروشلم کا واقعہ

فتح یروشلم کے وقت کا ذکر ہے کہ جب اسلامی سپاہیوں کو بیت المقدس کے قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے برابر چار ماہ گزر گئے ۔ اور رومی سپاہی عربوں کی تیر اندازی اور محاصرہ سے تنگ آگئے تو چند معزز آدمی اپنے سالار لشکر بطریق کے پاس گئے ۔ اور جاکر کہا عربوں نے ہمیں بہت تنگ کر رکھا ہے بہتر ہو کہ ہم ان سے صلح کرلیں ۔ اور ہر طرح سے ان کی حفاظت میں آجائیں ۔ بطریق یہ سنکر بیت المقدس کے قسیس اعظم کے پاس گیا ۔ اور تمام ماجرا کہہ سنایا ۔ قسیس اعظم نے کہا اچھا اگر تمہیں عربوں کے مقابلہ کی تاب نہیں اور بیت المقدس کی حفاظت نہیں کرسکتے تو یہی قرین مصلحت ہے کہ صلح کرلو ۔ اور میری رائے یہ ہے کہ اہل عرب کا خلیفہ خود آئے ۔ تاکہ ہم اس سے عہد و پیمان کرکے قلعہ کی کنجیاں اس کے سپرد کردیں ۔ اسطرح عرب ہمیں ایذا نہیں پہنچا سکیں گے ۔ اسپر بطریق نے کہا کہ اہل عرب کی بابت ہم نے سنا ہے کہ جب وہ کسی کو امان میں لے لیتے ہیں ۔ تو نیک سلوک کرتے ہیں ۔ کسی کے مال و اسباب اور جائداد کو نقصان نہیں پہنچاتے ۔ ان کی زمینوں کو نہیں چھینتے ۔ شہر والوں کی مذہبی رسوم میں قطعًا مداخلت نہیں کرتے ۔ دمشق وغیرہ کی فتوحات میں بھی انھوں نے ایسا ہی کیا ۔ پھر کیا ضرورت ہے کہ بلا وجہ ان کے خلیفہ کو تکلیف دیں ۔ بہتر یہی ہے کہ جو سپہ سالار اسلام طے کرے اسے ہم مان لیں لیکن قسیس اعظم نہ مانا ۔ اور کہا کہ بیت المقدس کی بزرگی اور عظمت اس بات کی مستحق ہے کہ خلیفہ اسلام خود آئے ۔ چنانچہ رومی قاصد سپہ سالار اسلام حضرت ابو عبیدہ رضؓ کی خدمت میں یہ پیغام لے کر حاضر ہوا ۔ آپنے اس بات کو منظور کرلیا ۔ اور حضرت امیر المومنین کی خدمت میں اس مضمون کا خط لکھ کر میسرہ بن مسروق کے حوالے کیا ۔ جب قاصد بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا اور خط پیش کیا ۔ تو حضرت عمر رضؓ فاروق نے اسے پڑھ کر حضرت علی رضؓ جو بہت صائب الرائے تھے سے مشورہ لیا ۔ انھوں نے کہا آپ کا جانا مبارک ہوگا ۔ اور مجھے امید ہے یروشلم آپ کے جانے سے فتح ہو جائے گا ۔ اسپر آپنے رخت سفر باندھ لئے مگر وہ فارس و شام کا فاتح اور جلیل القدر پر سطوت و شوکت بادشاہ جس کے نام سے قیصر و کسریٰ جیسی عظیم الشان سلطنتیں کانپتی تھیں اور جن کی سیاست مدنی اور اولوالعزمی کی تمام عرب میں دھاک بیٹھ چکی تھی ۔ ایک اونٹ اور خادم کو ہمراہ لے کر مدینہ سے یروشلم کی طرف روانہ ہوئے ۔ ہر منزل پر بعض راستہ آپ اونٹ پر سوار ہوتے ۔ اور بعض راستہ اپنے خادم کو سوار کرکے خود پیدل چلتے ۔ غرض اسی طرح منزلیں طے کرتے جب آپ شام کے قریب آخری منزل پر پہنچے تو وہاں چند عربی سپاہیوں نے آپ کا استقبال کیا ۔ آپ نے ان سے لشکر اسلام کی خیریت پوچھی ۔ انھوں نے خیریت بتائی ۔ اور پھر عرض کیا آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم آپ کی تشریف آوری کی خبر حضرت ابو عبیدہ کو دیں ۔ جب حضرت ابو عبیدہ امیر المومنین کے پاس پہنچے تو عرض کیا کہ حضور کا لباس پھٹا ہوا ہے ۔ بہتر ہو کہ آپ دوسرا لباس تبدیل کرلیں اور بجائے اونٹ کے گھوڑے پر سوار ہو جائیں ۔ آپنے یہ بات مان لی ۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر پہلا ہی لباس پہن لیا ۔ جب آپ کیمپ میں پہنچے تو اونٹ سے اتر کر دعا مانگی ۔ پھر صحابہ کو مخاطب کرکے خطبہ پڑھا جس میں ان کی سادگی ۔ اطاعت فرمانبرداری اور دنیا کی ناپائیداری کی تلقین فرمائی ۔ اس کے بعد ابو عبیدہ نے قلعہ بند رومیوں کے پاس ایلچی بھیجکر حضرت عمر رضؓ کے آنے کی اطلاع دی ۔ یہ اطلاع پہنچتے ہی بیت المقدس کا قسیس اعظم رومی فوج کا بطریق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بیت المقدس کا حاکم مع اپنے سرداروں کے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس شہنشاہ عرب اور فاتح شام و فارس کو نہایت سادگی میں فرش پر بے تکلف اور اپنے مصاحبوں میں بیٹھے دیکھ کر سخت حیران ہوئے۔ آپ ان سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ انھوں نے آپ کی حفاظت میں آنا منظور کیا اور اس طرح بیت المقدس آپکے مبارک ہاتھوں سے فتح ہوا۔

مورخین کی رائے یہی وہ واقعہ جو آپ کی سادگی اور اولوالعزمی کا شاندار فوٹو ہے۔ اور بھی کئی مثالیں آپ کی سادہ زندگی کی ملتی ہیں۔ جن کو پڑھ کر اپنے اور پرائے ہندو اور عیسائی مسلم اور غیر مسلم سب آپ کی تعریف کے گیت گاتے ہیں اور اس بات کو نہایت صفائی سے تسلیم کرتے ہیں کہ فی الحقیقت عمرؓ عظیم الشان اور اولوالعزم انسان تھا چنانچہ ایک بہت بڑا عیسائی مورخ جس کا نام ایڈورڈ گبن ہے لکھتا ہے کہ:۔

عمر نے خلافت کی باگ ڈور ہاتھ میں لے کر یہ تشویش ظاہر کی تھی کہ وہ ابوبکر کے قدم پر کس طرح چل سکے گا۔ مگر عمر کی گذران ابوبکر سے بھی سادہ اور خرچ کم تھا۔ اس کی خوراک جو کی روٹی اور کھجوریں تھیں۔ وہ ایک پیراہن رکھتا تھا جس میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ جب ایک ایرانی گورنر اس کے پاس آیا تو وہ اس وقت مسجد کی سیڑھیوں پر بے تکلف سویا ہوا تھا۔ دراصل کفایت شعاری فیاضی کا چشمہ ہے۔ عمر کی آمدنی بہت زیادہ ہوگئی تو اس نے لوگوں کے وظیفے مقرر کر دیئے۔ لیکن اپنے لئے کچھ نہ رکھا۔ اس کی اور ابوبکر کی خلافت میں عرب کے خلیفے خدا اور قوم کے بڑے معتبر معتمد امین خادم تھے۔ انھوں نے شاہی اقتدار کے ساتھ جمہوری مساوات اور کفایت شعاری کے اصول نہایت عجیب طرز سے پیوست کر رکھے تھے۔

کمال رواداری حضرت عمرؓ نے اپنی اولوالعزمی اور کمال سیاست سے وسیع سلطنت کے ایسے شاندار قواعد و ضوابط مرتب کئے اور اپنے گورنروں اور جرنیلوں کو ایسے قوی ہاتھ سے قابو میں رکھا کہ دنیا میں ایسی مثالیں ملنی مشکل ہیں باوجود اس کے آپ کسی جنگ میں شامل نہ ہوتے۔ لیکن آپ کی دوربین نگاہ ہر جگہ پہنچتی اور آپ ضروری ہدایات دیتے۔ آپنے ہمیشہ دشمنوں کے ساتھ کمال رواداری اور امانت کا سلوک کیا۔ جنھوں نے امان مانگی ان کو امان دی اور پوری طرح حفاظت میں لے کر اعلان کر دیا کہ ان کی جان و مال محفوظ ہے۔ ان کو مذہبی اور سوشل آزادی حاصل ہے ان کی اراضی اور جائیداد جس طرح پہلے ان کے قبضہ میں تھیں۔ اب بھی بدستور رہیں گی ان کے عبادت خانوں میں کسی قسم کی مداخلت نہ کی جائیگی کوئی گرجا مسلمانوں کی مسجد یا مکان بنانے کے لیئے گرایا نہ جائے۔ غرضیکہ تاریخ اسلام میں عہد فاروقی نہایت درخشندہ عہد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول عربی (فداہ امی و ابی) کا یہ ایک ایسا گوہر آبدار تھا جس نے حیرت انگیز کارہائے نمایاں دکھائے۔ خدا تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں اس پر ہوں۔ (الفضل)

نور کچھ عرصہ ہوا انجمن حمایت اسلام نے سالانہ جلسہ پر مجھے لیکچر کے لیئے مدعو کیا تھا۔ مسٹر ایچ سی کماک بی۔ اے مشہور تھیاسوفیکل کارکن بھی بطور لیکچرار مدعو تھے۔ انھوں نے اپنے لیکچر میں کہا کہ ایک مشہور آریہ لیڈر نے مجھ سے ذکر کیا کہ میں نے بہت کوشش کی کہ مجھے مسلمانوں کے خلیفہ حضرت عمرؓ کے کیریکٹر پر کہیں انگلی رکھنے کا موقع ملے مگر میں اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اور تو اور اغیار کے دلوں میں بھی مسلمانوں کے اس بے نظیر خلیفہ کے لئے کسقدر عزت اور احترام ہے۔

کیا یہی آریہ جیون ہے

کوئی مالا لیئے بیٹھا ہے۔ کوئی گائتری جاپ کر رہا ہے کوئی کٹر ہندوؤں کی مانند بنارس سے پنڈت منگوا کر یگیہ کرا رہا ہے

(ایک آریہ سماجی شریمان لالہ سام رائے ایم۔ اے فاضلکا کی قلم)

چند سالوں سے میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ کئی سدھانتوں (عقائد) میں چند آریہ سماجی بھائیوں کا وطیرہ کسی حد تک اویدک (ویدوں کے خلاف) بن رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں یہ چند سطور آریہ سماجی بھائیوں کے سامنے رکھ رہا ہوں تا کہ وہ بھلی پرکار سوچ کر میری تائید یا تردید کر سکیں۔

(۱) رشی دیانند جی مہاراج کے لئے ہم سب کے دلوں میں گاڑھ شردھا (اخلاص) اور بھگتی کا بھاؤ موجود ہے۔ کیا اس کا مطلب یہ ہو کہ ہم سوامی جی کو نہ بھرانت (منزہ عن الخطا) ماننے لگ جائیں؟ اگر ہمارا یہ خیال ہے کہ مسلمانوں اور سکھوں کی مانند ایک جہتی پیدا کرنے کے لئے یہ لازمی ہے کہ ہم بھی اپنے مذہبی پیشوا کو بے خطا مانیں تو سوامی جی مہاراج کو نربھرانت ظاہر کرنے کی بات سمجھ میں آسکتی ہے۔ اگر ایسا نہیں تو پھر ہمیں سوچنا پڑے گا۔ کہ جو بھائی آریہ سماجیوں کے سامنے سوامی جی مہاراج کو ایسے روپ میں پیش کرتے ہیں انہیں اس حرکت سے باز رکھیں۔

امسال آریہ سماج وچھو والی کے جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے پنڈت چمپوپتی نے فرمایا کہ:۔

"ستیارتھ پرکاش میں پرماتما سوامی دیانند کے منہ سے بولا ہے" دو یا تین سال ہوئے۔ آریہ گزٹ کے رشی بودھ نمبر میں لالہ خوشحال چند جی نے اپنے مضمون میں ایک جگہ لکھا تھا کہ "سوامی جی پرماتما کا ادیش پا کر بولا کرتے تھے"۔ ممکن ہے کہ ان کے الفاظ کچھ اور ہوں۔ لیکن مفہوم یہی ہے۔ یہ دونوں سجن آریہ سماج کے حلقہ میں پرسدھ ہیں۔ اگر یہ اس قسم کے خیالات جنتا میں پھیلائیں گے تو جنتا انھیں ضرور گرہن کرے گی۔ اگر سوامی جی کو پرماتما ادیش دے سکتا تھا تو کیا وہ ان کو یہ نہیں سمجھا سکتا تھا کہ اسوٹیا زہر دینے لگا ہے؟ یا یہ کہ پرچار کا کام بند کر دو۔ اور پہلے تمام ویدوں کا بھاشیہ کرو وغیرہ وغیرہ

اگر ہم یہ مانتے ہیں کہ الہام سرشٹی کے ارمبھ کے بعد کبھی نہیں ہو سکتا۔ تو ہمیں بھول کر بھی یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ سوامی دیانند کے اندر پرماتما بول رہا ہے۔ خواہ ہمیں سوامی جی کی تمام باتوں سے اتفاق ہو۔ تو بھی ہمیں ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔

(۲) شری نارائن سوامی جی اور کئی اور پرسدھ آریہ سماجی پنر جنم کے سمرتھن میں ایسی مثالیں پیش کر دیا کرتے ہیں جن میں کسی چھوٹی سی لڑکی یا بالک نے اپنے پچھلے جنم کے واقعات بتا دیئے ہوں۔ پچھلے دنوں متھرا کی ایک چھوٹی سی لڑکی کی بات کا بڑا چرچا ہوا تھا۔ پنڈت نیکی رام شرما اور لالہ دیش بندھو گپتا نے تائید کی تھی میری رائے میں تو یہ سب اخباری پراپگنڈا ہوتا ہے۔ یا عوام سے روپیہ بٹورنے کا ڈھنگ لیکن اگر اس قسم کی مثالیں ٹھیک ہیں۔ تو پھر ہمیں ان دو باتوں کا جواب ضرور دینا پڑے گا۔ ایک تو یہ کہ سوامی جی اس بارے میں یوں فرماتے ہیں کہ:۔

"جو کوئی پورو پچھلے جنم کے ورتمان کو جاننا چاہے۔ تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی نہیں جان سکتا کیونکہ جیو کا گیان اور سوروپ الپ ہے یہ بات الپشونہ کے جاننے یوگیہ ہے "

سوامی جی مہاراج کا تو یہ سدھانت ہے کہ جاننے کی خواہش کرنے پر بھی کوئی جیو اپنے پچھلے جنم کے حالات نہیں جان سکتا۔ تو بغیر خواہش کے ایک ابودھ بالک کیسے جان سکتا ہے؟ اور اگر بغیر خواہش کے پرماتما اس کے اندر پرانے جنم کی باتوں کی سمرتی کو تازہ رکھتا ہے تو اس میں پرماتما کا پریوجن کیا ہے۔

دوسرے یہ کہ جن ابودھ بالکوں کو پچھلے جنم کی باتیں یاد رہتی ہیں۔ کیا یہ اُن کے اپنے کرموں کا پھل ہے؟ یا کیا ان کے اندر پچھلے جنم کو سمرن کرنے کی اچھا اتی پربل ہے؟ اور اگر پچھلے جنم کی باتیں یاد آجائیں تو اس سے لابھ کیا ہو سکتا ہے جو انہیں اچھے کرموں کا پھل سمجھا جائے؟

جب سوامی جی پچھلے جنم کے حالات کو جاننا ناممکن قرار دیتے ہیں تو یہ سمجھ نہیں آتا کہ ایک ابودھ بالک کو کسی یوگی کو یہ حالات کیسے یاد رہ سکتے ہیں؟ اس بارے میں بھی آریہ ودوانوں کو ضرور آریہ سماج کی پوزیشن واضح کرنی چاہیئے۔

(۳) گایتری منتر جاراگو رومنتر ہے۔ اس کی بڑی مہما ہر اس سے ہمارے دھرم کی فضیلت ٹپکتی ہے۔ لیکن کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے گنتی کے جاپ کرائے جائیں؟ کئی آریہ سماجی بھائی جواب آریہ سماج بھگتی کا پرچار کرنے میں مصروف ہیں۔ اپنے پاس مالائیں رکھتے ہیں اور گنتی کرکے گایتری منتر کا جاپ کرتے ہیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ چند ماہ ہوئے جبکہ مہاتما ٹیکچند جی نے ایک یگیہ کیا تھا جس میں ہر ایک کو دس ہزار گایتری منتر کے جاپ کرنے پڑے تھے۔ جس میں ہر ایک کو کھڑاؤں پہننا اور الپ آہاری ہونا پڑتا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا آریہ سماج گنتی میں یقین رکھتا ہے؟ یہ سکھ بھائی ایک سو ایک اکھنڈ پاٹھ کیا کرتے ہیں۔ کیا ہم بھی اسی سپرٹ کو گرہن کرنا چاہتے ہیں؟ ہم کئی بار اپنے کٹر پنتھی ہندو بھائیوں کو یہ طعنہ دیا کرتے ہیں کہ رام رام جپنے سے کچھ نہیں بن سکتا..... تو کیا صرف گایتری منتر کے جاپ سے ہماری بدھی شدھ ہو جائیگی اور ہم کلا کوشل میں ترقی کر جائینگے؟ ایسے کورے جاپ کرنے والوں کے حسب حال ہی شاید یہ شعر کہا گیا ہے ؎

یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا

ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

مغرب نے اپنی بدھی سے کلا کوشل (دستکاری) میں ترقی کی تمام مادی طاقتوں پر غلبہ حاصل کرکے مشرق کو غلام بنا لیا اور ہم گایتری کا جاپ ہی کرتے رہے۔ ایک پرسدھ آریہ سماجی اُپدیشک نے ایکبار گایتری منتر کی ویاکھیا کرتے ہوئے اس سے جو پھل پراپت ہوتا ہے اس کی تشریح کی۔ اور ایک پرسدھ آریہ سماجی دیکتی پر اسے پڑھ کر دکھایا ... اس اُپدیشک مہاراج نے یہ کہا۔ اس آریہ سماجی بھائی کو جو دولت ملی ہے یہ سب گایتری منتر کے پھل کا نتیجہ ہے۔ اگر اُپدیشک جی اس بھدر پُرش کی کوئی ایجاد بتلاتے یا کوئی کھوج کی پستک بتاتے۔ تو بھی کوئی بات تھی۔ دولت تو موجودہ راجیہ میں کئی اُلٹے سیدھے طریقوں سے آجاتی ہے۔ اور اس دیکتی کی دولت کا طریقہ تو گایتری منتر کے مفہوم کے عین اُلٹ تھا۔ رشی دیانند جی ایشورستتی کی ویاکھیا کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

" جو کیول بھانڈ کے سمان پرمیشور کے گن کیرتن کرتا جاتا اور اپنے چرتر نہیں سدھارتا۔ اس کی ستتی کرنا ویرتھ ہے "

اسی طرح جو آدمی بدھی کے لئے پرشرم نہیں کرتا۔ دماغ سوزی نہیں کرتا۔ بلکہ نرم رضائی میں آرام سے بیٹھ کر ہزار بار خالی گایتری کا جاپ کر لیتا ہے۔ اس کی بدھی ذرا بھی شدھ نہیں ہو سکتی۔ اور دولت حاصل کرنے کی عقل کا تو اس جاپ سے دور نزدیک کا بھی کوئی سمبندھ نہیں۔ اس لئے میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ اس پرکار گایتری منتر کے جاپ کا پرچار کرنا رشی دیانند کی سپرٹ کا خون کرنا ہے۔

ایسی کمزوریاں (حالات) دیکھ کر میرے دل میں کئی بار یہ خیال آیا ہے کہ آریہ سماجی اپنی ناکامی کو محسوس کرکے ان اوپایک باتوں پر آگئے ہیں۔ کوئی مالا لئے بیٹھا ہے۔ کوئی گایتری کا جاپ گن گن کر کر رہا ہے۔ کوئی اوم کی بجائے رام رام کا اپدیش کر رہا ہے کوئی کٹر ہندوؤں کی مانند بنارس سے پنڈت منگوا کر یگیہ کر رہا ہے۔ کوئی اپنی شہرت کو برقرار رکھنے کی خاطر لالہ لاجپت رائے کے بُت کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈال رہا ہے۔ وغیرہ وغیرہ کیا ان ترکیبوں سے ہم ہندو جنتا پر اثر ڈالنا چاہتے ہیں؟ لیکن سوال یہ ہے کہ آیا ان طریقوں سے ہم جنتا کو ویدک دھرمی بنائیں گے۔ یا خود ویدک دھرم سے دور چلے جائینگے؟ اُمید ہے آریہ بھائی میری ان چند سطور پر ضرور غور فرمائیں گے "

(آریہ ویر)

"مصنفین کے درمیان رشتہ اتحاد پیدا کیا جا سکے "

تازہ خبریں

صوبہ سرحد میں سر عبد القیوم کی وزارت مکمل ہوگئی ہے چنانچہ حکومت نے وزراء کے نام بھی شائع کر دیئے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔ نواب سر عبد القیوم (۲) رائے بہادر مہر چند کھنہ (۳) خان بہادر سعد اللہ خان

لاہور۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دیوان رام لال موجودہ گورنمنٹ ایڈووکیٹ کو نئے آئین کے ماتحت پنجاب کا ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا گیا ہے۔

پیرس۔ ایک تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ فرانس نے حربی استحکامات کے لئے ۱۹۔ ارب فرانک منظور کئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جرمنی نے حربی استحکامات کے لئے ۱۲ ارب ۶۰ کروڑ مارکس منظور کئے ہیں

مسٹر عبد اللہ یوسف علی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کے مستعفی ہونے پر خلیفہ شجاع الدین جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام پرنسپل شپ کے اُمیدوار ہیں

پانی پت کے دردناک حادثہ میں ۷ مسلمان جاں بحق ہوئے اور ۱۸ زخمی ہسپتال میں داخل کئے گئے ہیں۔ ایک صد کے قریب پرائیویٹ ڈاکٹروں کے زیر علاج ہیں پولیس کے پہرے بدستور قائم ہیں۔ انبالہ، دہلی۔ اور لدھیانہ سے پولیس کی کمک پہنچ گئی ہے۔ دو ایڈیشنل مجسٹریٹ تحقیقات کے لئے متعین کر دیئے گئے ہیں۔

قلات سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کپتان محمد خورشید وزیر اعظم ریاست قلات مستعفی ہو گئے ہیں۔ سٹیٹ نیشنل پارٹی نے خان آف قلات سے درخواست کی ہے کہ اب شخصی وزارت کی بجائے ایک کابینہ کی تشکیل عمل میں لائی جائے جس کے وزیر غیر ملکی نہ ہوں۔

مدراس۔ آل انڈیا ہندی کانفرنس کے اجلاس میں راجگوپال اچاریہ کی تحریک پر یہ قرارداد منظور کی گئی ہے کہ کانگرس کے اجلاس کی کارروائی صرف "ہندی ہندوستانی" میں ہوا کرے اور صرف اس صورت میں کسی شخص کو انگریزی زبان میں تقریر کرنے کی اجازت ہو جبکہ وہ ہندوستانی میں وضاحت کے ساتھ تقریر نہ کر سکے۔ اس قرارداد کے متعلق ایک ملاقات کے دوران میں گاندھی جی نے کہا کہ ہم نے لفظ ہندی ہندوستانی اس لئے استعمال کیا ہے کہ مسلمان اور ہندو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک ہندو کا اعتراف حق

پنڈت ہری پرکاش بھاردواج وید میر ٹھ نے گذشتہ یوم النبی کے موقع پر جو تقریر ارشاد فرمائی اس کے الفاظ یہ تھے

خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے عرب جیسے ریگستانی ملک میں تختہ اول کے اس نور کو پیدا کیا۔ جو آدم (علیہ السلام) کے ۶۷۵۰ سال بعد تقریباً ۹۱ پشت سے عرب کے معزز قریش خاندان میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر بارھویں ربیع الاول یعنی ۲۲ اپریل ۵۷۱ء مطابق ۲۵ بیساکھ سمت ۶۲۸ بکرمی شہر مکہ ابن یوسف کی سرائے جناق گلی میں رسول خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آمنہ کے مبارک بطن سے تولد ہوئے۔

روایت ہے کہ جس سال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ عرب میں قحط برپا تھا۔ شان ایزدی سے بادخزاں میں باد بہاری کی سواری آئی۔ تو پژمردہ باغات شگفتہ ہو گئے۔ بلبلوں نے خوش الحانی کے ساتھ چہچہانا شروع کیا ہر چہار طرف رونق ہی رونق دکھلائی دینے لگی۔

روایت یہ ہے کہ آپ کے والد بزرگوار آپ کی پیدائش سے دو ماہ پہلے انتقال فرما گئے۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ آپ کی ولادت باسعادت کے چھ سال پورے ہو جانے کے بعد رحلت کر گئیں۔ آپ کو خاص کر دایہ حلیمہ نے اپنا دودھ پلا کر پرورش کیا۔ اور یہ بھی مذکور ہے کہ آپ نے آٹھ دایہ کا دودھ نوش فرمایا تھا۔ آپ دو برس اپنے دادا صاحب کے یہاں اور چار برس دو ماہ دس دن اپنے چچا صاحب ابو طالب کے پاس رہے۔ ۱۳ رسال کی عمر میں آپ نے ملک شام کا پہلا سفر اختیار کیا۔

قوم کی حالت

روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پیشتر عرب کی حالت نہایت خراب و خستہ تھی۔ بت پرستی کا عام رواج تھا۔ عرب میں زناکاری کے تین بازار لگتے تھے شراب نوشی۔ دختر کشی۔ قمار بازی جیسی مذموم رسمیں جاری تھیں۔

اس کے علاوہ یہ بھی مذکور ہے۔ کہ اہل مکہ کی تین دیویاں تھیں۔ لات۔ عزیٰ۔ منات۔ لات دیوی کو لفظ الہ یعنی اللہ کی اور عزیٰ کو عزیز کی اور منات کو منان کی مونث بتاتے تھے۔

لغات میں لات کا نام ایک بت کا ہے کہ جس کو حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پوجتی تھی۔ منات نام ایک بت کا ہے جس کو قبیلہ ہذیل اور خزاعہ کے عرب پوجا کرتے تھے۔ عزیٰ مونث اعز کا یا نام ایک بت کا ہے اور یہ ایک درخت تھا جس کو عرب پوجتے تھے۔ اس درخت کو بحکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن ولیدؓ نے جلایا تھا۔

اہل مکہ کے پانچ اور بھی دیوتا تھے۔ ودّ۔ صواع۔ یغوث۔ یعوق۔ نسر۔ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کہتے ہیں کہ بشن کا نام ودّ برہما کا نام صواع۔ اندر کا نام یغوث۔ شیو کا نام یعوق اور ہنومان کا نام نسر تھا۔ لغات میں ودّ قوم نوح کے بت کا نام جو خوبصورت مرد تھا۔ سواع قوم نوح کے بت کا نام جو عورت کی شکل پر تھا۔ یغوث وہ بت جو شیر درندہ کی شکل کا تھا۔ یعوق قوم نوح کے بت کا نام جو گھوڑے کی صورت تھا۔ نسر کے معنی کرگس اور گدھ کے ہیں۔ اور نام ایک بت کا تھا۔

اس کے علاوہ کعبہ شریف میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے۔ اور بعضوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ سال کے ۳۶۰ دن ایک ایک دیوتا کے نام سے مشہور تھے

فیض نبوت کا اعجاز

مگر سبحان اللہ آپ کی نبوت کے زمانہ میں بت پرستی کا نام و نشان مٹ گیا۔ بیویوں کے رکھنے کی حد مقرر ہو گئی۔ روزمرہ کی قربانیاں بند ہوئیں۔ صرف تین دن کے لئے قربانی مقرر ہوئی۔

شادی خانہ آبادی

ہمارے مایہ ناز سراج الوا عظین نے اپنی پچیس سالہ عمر میں ایک چالیس سالہ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نامی مالدار بیوہ سے شادی کی۔ گویا آپ پچیس سال تک برہمچاری رہے اس میں شک نہیں کہ آپ نے اپنے چچا صاحب کے مجبور کرنے پر حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی ملازمت اختیار کی تھی۔ مگر آپ کی ایمانداری راست گوئی۔ اولوالعزمی۔ ثابت قدمی۔ صاف نیتی اور خوش خلقی کو دیکھ کر اس معزز خاتون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سرتاج بنا لیا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تین لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں جن میں سے ایک آپ کی دختر نیک اختر فاطمۃ الزہرا تھیں۔

ایک وعظ پر تبصرہ

۴۰ سال ۹ ماہ کی عمر میں آپ رسول خدا مقرر ہوئے اور آپ کو مہر نبوت عطا ہوئی۔ زیادہ مخالفت کی وجہ سے آپ کو شہر مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جانا پڑا۔ آپ نے دس برس میں ۲۴ لڑائیاں لڑیں۔ ۵۶ مرتبہ دوسروں کی ماتحتی میں مسلم لشکر بھیجکر دشمنوں کو مغلوب کرایا۔ آپ نے بموقعہ حج ایک لاکھ چودہ ہزار مرد و عورت کو اپنی تقریر دلپذیر سے فیض پہنچایا اور متاثر کیا۔

اخلاق عظیمہ اور خصائل کریمہ

مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک خدا کو پسند نہیں آتا گالی بکنا۔ اور گالی کا جواب زیادہ کر کے دینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت کے پاس یہودی آئے۔ سو حضرت سے السلام علیک کے بدلے زبان داب کے السام علیک (تجھ پر مری پڑے) حضرت عائشہ نے غصہ میں ہو کر ان سے کہا السلام علیکم و العنۃ۔ یعنی تم پر خدا کی لعنت اور مار پڑے۔ تب حضرت نے ایسے جواب سے حضرت عائشہ کو منع فرمایا۔ اور یہودی کو معاف کر دیا۔ اسکے علاوہ آپ رحم دل بھی تھے۔ چنانچہ مسلم و بخاری میں روایت ہے کہ عورت فاجرہ ملعونہ حج کے ارادے سے روانہ ہوئی راستہ میں اس نے ایک کتیا سگ مادہ کو بوجہ تشنگی لب بردم دیکھا۔ اس نے رحم کھا کر اپنے گیسو کاٹ کر رسی بنائی اور اپنے موزے اور اوڑھنی کو کنوئیں میں لٹکا کر پانی نکالا اور کتیا جیسے نجس جانور کے زبان و حلق پر ٹپکایا۔ چنانچہ وہ بخشی گئی۔ اور غیب سے ندا آئی کہ اس عورت کا حج قبول ہے لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر استغفار کیا۔ چوپاؤں کے بچانے میں ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ جو جگر رکھتا ہے اس کے بچانے میں ثواب ہی ہے۔

خواہی کہ خدائے بر تو بخشد ؛ باخلق خدائے کن نکوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خوراک پوشاک اور بچھونا۔ سادگی وانکساری کے متعلق کنز الاخلاق میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاپوش کی مرمت خود کر لیتے تھے۔ پیوند لگا کر کپڑا زیب تن کرنا معیوب نہ سمجھتے تھے۔ اس کے علاوہ بکری کا دودھ دوہنا۔ خانگی کاموں کو انجام دینا مسکینوں اور محتاجوں کو محبت کے ساتھ اپنے پاس بٹھلانا کسی کو حقیر نہ جاننا غم زدوں کی ماتم پرسی کرنا۔ غریبوں کی دلنوازی۔ بیماروں کی عیادت میں مشغول رہنا۔ اس قسم کے سیکڑوں اوصاف آپ کے اندر تھے۔ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات پیراہن سبز پہنتے تھے۔ اور بروز جمعہ چادر سرخ اور نماز میں سبز رنگ دستار ہاتھ کی باندھتے۔ اور عید میں چودہ ہاتھ کی سر مبارک پر پگڑی رکھتے تھے۔ عطر آپ کو بہت مرغوب الطبع تھا۔ بچھونا آپ کا کھجور کی پتی اور چمڑے کا تھا۔ شدت بھوک سے پتھر شکم سے باندھ لیتے روٹی سرکہ سے تناول فرماتے۔ خربوزہ اور کھجور کا زیادہ شوق تھا۔ اور شہد و شیر سے زیادہ ذوق تھا۔ غار حرا میں بیٹھکر عبادت حق کرتے اور ستو کھاتے تھے۔ عبادت حق میں مشغول رہنا آپ کی عادت تھی۔

ہمارے ضمیر کی آواز اور مسلمانوں سے اپیل

اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں کہونگا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گالی کے بدلے گالی نہ دو۔ اور بڑھ کے لعنت نہ کرو۔ خدا کو یہ پسند نہیں آتا۔ (صفحہ ۵۷۳ شارق انوار تحفۃ الاخیار) سبحان اللہ! کیا اچھا آپ کا اخلاق تھا۔ کیا موجودہ مسلمان اپنے پیارے نبی کے ان اخلاق حمیدہ و عظیمہ کی تقلید پیروی کرینگے؟

خدا پر کامل یقین اور بھروسہ

روایت ہے کہ مدینہ میں ایک رات یہ خوف چھایا ہوا تھا کہ غسانی عیسائی بادشاہ حملہ کرنے والا ہے۔ لوگ گھبرائے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت گھوڑے پر سوار ہو کر گشت کرنے کے لئے نکلے۔ اور لوگوں کو اطمینان دلایا کہ کوئی خطرہ نہیں اللہ حاضر و ناظر ہے۔ (مشارق الانوار) ہجرت کے موقع پر جب غار ثور میں آپ پوشیدہ ہوئے۔ اسوقت حضرت عمرؓ آپ کے ہمراہ تھے۔ جس وقت اہل مکہ کے جاسوس آپ کو تلاش کرتے ہوئے غار پر آئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یا رسول اللہ دشمن آگئے۔ آپنے فرمایا ای ابوبکر لا تحزن ان اللہ معنا۔ غمگین مت ہو یا خوف نہ کرو۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

قرآن شریف میں ارشاد ہے کہ ان اللہ مع الصابرین تحقیق اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

قیدیوں سے سلوک

کفار مکہ جنھوں نے تیرہ سال تک آپ کو اور آپ کے متبعین کو سخت ایذائیں اور تکلیفیں پہنچائیں۔ عبادت کرتے ہوئے آپ پر غلاظتیں پھینکیں۔ ہر قسم کی گستاخیاں کیں۔ آپ کے صحابہؓ پر انواع واقسام کے ظلم وستم کئے آپ کو وطن سے بے وطن کیا گیا۔ اسپر بھی جب مکہ فتح کیا گیا۔ اور وہ آپ کے سامنے لائے گئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ اب میں تمھارے ساتھ کیا سلوک کروں گا؟ سب نے گردن جھکا کر دبی زبان سے کہا۔ آپ رحم وکرم فرمائیں گے۔

حضرت رحمۃ للعالمین نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔ اے اہل مکہ! میں تم سے کوئی انتقام لینا نہیں چاہتا۔ جاؤ تم سب آزاد ہو لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین ٥

میں تم پر کوئی ملامت نہیں کرتا۔ اللہ تمھارے گناہ معاف کرے۔ وہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

کتب اسلامیہ اور قرآن شریف سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ کی چچی صاحبہ راستہ میں کانٹے بچھا دیتی تھیں کہ جس وقت آپ اس طرف سے گزریں تو آپ کے پاتے مبارک زخمی ہو جائیں۔ اور آپ کے چچا ابولہب آپ پر پتھر پھینکتے۔ اور لوگوں کے سامنے مایہ ناز رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیوانہ بتاتے۔ اس کے علاوہ وعظ ونصیحت کے درمیان یہودی لوگ حضور کو راعنا کہہ کر پکارتے کہ جس کے معنی چرواہے اور جاہل کے ہیں۔ مگر آپ نے صبر سے کام لیتے ہوئے ہر قسم کے دکھ وتکلیف کو برداشت کیا۔ یہ بھی روایت ہے کہ مخالف لوگ آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر آپ کی گردن پر جانوروں کی اوجھڑیاں ڈالدیا کرتے تھے۔ مگر آپ نے اپنی مستقل مزاجی میں ذرا بھی فرق نہ آنے دیا۔ آپ اللہ کے بھروسہ پر کام کرتے رہے

ایک مرتبہ ایک یہودی عورت سقیمہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے گوشت میں زہر ملا کر دیا۔ آپ کو معلوم ہوا اور اس نے اپنے جرم کا اقبال بھی کر لیا۔ لیکن اس پر بھی سزا نہ دی اور معاف کر دیا۔ اس پر اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ آپ کون تھے؟ تو میں اس کے جواب میں برملا کہوں گا کہ آپ اپنے زمانہ کے بہت ہی بڑے بزرگ اور پیغمبر توحید کے علمبردار حقانیت کے طرفدار سچائی کے دلدادہ۔ ایک الشیور کے پرستار تھے آپ کی اصلاح قابل داد تھی۔ اور تا قیامت یاد رہیگی۔ بلاشک آپ کے زریں اصول اور خدا کی شریعت کے مطابق دنیا میں اسلام پھیلا۔ بادشاہت قائم ہوئی۔ مغرور قومیں سرنگوں ہوئیں۔ بادشاہوں نے دین اسلام قبول کیا۔ لہذا میں جملہ دوستوں سے اپیل کروں گا کہ وہ رواداری کو مدنظر رکھتے ہوئے سب کے ساتھ اتفاق و اتحاد سے پیش آئیں اور کسی کی دل شکنی کا باعث نہ بنیں۔ اور میلاد النبی کی سالگرہ کو عملی صورت میں منائیں۔ تاکہ کوئی شخص بھی اسلام کی برکات اور کیفیات کو دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہے۔

بقیہ صفحہ ۱۴

۳۴۲	ملک سراج الدین صاحب چارکول مرچنٹ	۴۴ر
۳۶۹	منشی احمد حسین و فضل حسین صاحبان	۴۴ر
۳۹۰	سیٹھ جی ابراہیم۔ الہ دین بلڈنگ	۴۴ر
۳۱۴	ڈاکٹر ایچ۔ اے۔ یوسف زئی	۴۴ر
۱۱۷	منشی محمد رمضان صاحب مدرس بھیوال	۴۴ر
۲۹۱	عزیزہ بی بی شریف النساء صاحبہ	۴۴ر

دہلی۔ کانگرسی اکثریت والے صوبوں میں کانگرس کے وزارتوں کے انکار کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے مسٹر ستیہ مورتی نے کہا کہ گورنر جو چاہیں کریں۔ اکثریت ہماری ہے اور غیر کانگرسی وزارتیں ایک دن بھی قائم نہ رہ سکینگی۔ گورنروں کے لئے اب صرف ایک صورت ہے کہ آئین کو معطل کر کے مطلق العنانہ حکومت شروع کر دیں۔ جس سے ہمارا مقصد پورا ہو جائیگا

لندن (بذریعہ ڈاک) اخبار "ایوننگ سٹینڈرڈ" رقمطراز ہے کہ ہندوستان میں مختلف صوبوں کی اسمبلیوں کے انتخابات میں کانگرس پارٹی کی نمایاں کامیابی کے باعث انڈین سول سروس کے ۲۵ انگریز امیدواروں نے ہندوستان میں ملازمت کی پیشکش قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1-8-0

اسکے پڑھنے سے ایک روپیہ آٹھ آنے کی کتابیں مفت ملیں گی!

جن دوستوں کا چندہ اخبار ختم ہے - ان سب صاحبان کے نام درج ذیل ہیں - بکیم مئی ۱۹۳۷ء کو ہر ایک صاحب کے نام ایک روپیہ چودہ آنے کا وی پی ارسال خدمت ہوگا جس کی تفصیل یہ ہے:- چندہ اخبار نور ایک سال ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) اور تین آنے وی - پی محصول - اور تین آنے عیتی ایک روپیہ آٹھ آنہ کی کتابوں کا محصول - جو وی پی وصول کرنے والے ہر دوست کو ایک ہفتہ کے اندر اندر مفت ارسال ہوں گی - تفصیل کے لئے اس اخبار کا صفحہ ۵ و ۶ ملاحظہ کیجئے -

"نور" جس خلوص قلب اور صدق نیت سے غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو بجا رہا ہے - اپنے تو اپنے بیگانے تک بھی معترف ہیں - ایسے مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا یقیناً اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے - اور پھر جس صورت میں کہ سالانہ چندہ باوجود کاغذ کی غیر معمولی گرانی کے یکدم بجائے تین روپے کے ایک روپیہ آٹھ آنے کر دیا گیا ہے اور پھر مزید برآں ایک روپیہ آٹھ آنے کی کتابیں مفت - بھلا اس سے بڑھ کر اور کیا سستا سودا ہو سکتا ہے - اس پر بھی اگر کسی کو آئندہ "نور" کا ساتھ دینا نا منظور ہو تو ۲۰ ر اپریل سے پہلے پہلے اس کی اطلاع دفتر نور میں پہنچانا ایسے دوستوں کا اخلاقی فرض ہوگا -

۱ چوہدری محمد عبداللہ صاحب نمبردار عہ ۱۴/
۳ خان بہادر مرزا غلام صمدانی خان صاحب عہ ۱۴/
۸ محمد موسیٰ صاحب نیگلور عہ ۱۴/
۱۴ ملک غلام حیدر خان صاحب پنشنر تحصیلدار عہ ۱۴/
۱۵ محمد اکبر خان صاحب ایچ - ڈی - سی عہ ۱۴/
۱۸ مولانا محمد ابو الحمید صاحب عہ ۱۴/
۲۰ حاجی میراں بخش صاحب احمدی عہ ۱۴/
۲۲ جناب محمد رمضان صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس عہ ۱۴/
۲۶ لائبریرین صاحب انجمن احمدیہ مردان عہ ۱۴/
۲۹ چوہدری نقل دین صاحب نمبردار عہ ۱۴/
۳۱ مولوی غلام رسول صاحب ریڈر عہ ۱۴/
۳۸ جناب محمد احسان الحق صاحب سر رشتہ دار عہ ۱۴/
۴۱ خان صاحب سید محی الدین صاحب پولیس انسپکٹر عہ ۱۴/
۴۵ شیخ حسن صاحب سیکرٹری مرچنٹ عہ ۱۴/
۴۶ مولوی غلام حسن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز عہ ۱۴/
۴۷ منشی کرم بخش صاحب پٹواری عہ ۱۴/
۵۱ چوہدری عبد المالک صاحب تحصیلدار عہ ۱۴/
۵۴ مولوی کرم داد صاحب عہ ۱۴/
۵۷ صوبیدار میجر خان بہادر سعد اللہ خاں صاحب عہ ۱۴/
۶۱ ڈاکٹر سراج الدین صاحب عہ ۱۴/
۶۴ منشی غلام حیدر صاحب سب انسپکٹر اشتمال اراضی عہ ۱۴/
۷۰ جناب عبد الحمید صاحب سب انسپکٹر مدرسہ عہ ۱۴/
۷۶ چوہدری حیات محمد صاحب ایس ڈی او عہ ۱۴/
۸۰ منیجر احمدیہ بلڈنگ روم صدر بازار نوشہرہ عہ ۱۴/
۸۶ سیٹھ علی محمد اللہ رکھا صاحبان بنگلور عہ ۱۴/
۹۱ بابو محمد شفیع صاحب اوورسیر نہر عہ ۱۴/
۹۶ بابو محمد اسماعیل صاحب احمدی منٹگمری عہ ۱۴/
۱۰۰ ڈاکٹر عبد الحمید خان صاحب احمدی کوئٹہ عہ ۱۴/
۱۱۰ منشی غلام قادر صاحب احمدی عہ ۱۴/
۱۱۱ میر اسحاق صاحب احمدی وکیل عہ ۱۴/
۱۱۲ چوہدری نذیر احمد صاحب انسپکٹر ڈیفنس عہ ۱۴/
۱۱۴ بابو ظہور الحسن صاحب کلرک دفتر نہر عہ ۱۴/
۱۱۵ مولوی فتح محمد صاحب ہیڈ ماسٹر عہ ۱۴/
۱۱۸ ڈاکٹر محمد الدین صاحب بنوں عہ ۱۴/
۱۲۰ مولوی سید زیارت حسین صاحب عہ ۱۴/
۱۲۱ مستری حاکم الدین صاحب عہ ۱۴/
۱۲۴ پیر اکبر علی صاحب پلیڈر احمدی عہ ۱۴/
۱۲۶ چوہدری امیر علی صاحب سٹیشن ماسٹر عہ ۱۴/
۱۲۷ حکیم میر سعادت علی صاحب عہ ۱۴/
۱۲۸ جناب محمد عزیز اللہ صاحب اثر احمدی تحصیلدار عہ ۱۴/

۱۴۰ حافظ عبد العلی صاحب وکیل ہائیکورٹ عہ ۱۴/
۱۴۵ خان صاحب دلاور خان صاحب عہ ۱۴/
۱۵۲ جناب محمد ہاشم صاحب احمدی عہ ۱۴/
۱۵۹ ڈاکٹر مرزا محمد جمیل بیگ صاحب عہ ۱۴/
۱۶۰ چوہدری محمد حیات خان صاحب احمدی پوسٹ ماسٹر نوشہرہ عہ ۱۴/
۱۶۸ منشی مہر الدین صاحب پٹواری نہر عہ ۱۴/
۱۷۵ مولوی صدر الدین صاحب عہ ۱۴/
۱۸۴ شیخ حمید احمد صاحب سیمبو عہ ۱۴/
۱۹۲ ڈاکٹر نواب احمد صاحب حمین عہ ۱۴/
۲۰۰ قریشی عبد المجید صاحب انسپکٹر پولیس عہ ۱۴/
۲۰۱ چوہدری فقیر محمد صاحب انسپکٹر پولیس عہ ۱۴/
۲۱۰ منشی محمد یوسف علی صاحب عہ ۱۴/
۲۱۵ سیٹھ اسمٰعیل آدم بمبئی عہ ۱۴/
۲۳۲ ڈاکٹر نور الدین صاحب سجان عہ ۱۴/
۲۳۸ جناب محمد نواب خان صاحب ظفر سیال عہ ۱۴/
۲۳۹ ملک عادل شاہ صاحب عہ ۱۴/
۲۵۴ خواجہ عبد اللہ سب ڈویژنل آفیسر عہ ۱۴/
۲۵۶ منشی صدر الدین صاحب گرداور عہ ۱۴/
۲۵۸ ملک احمد الدین صاحب ہیڈ کنسٹیبل عہ ۱۴/
۲۵۹ مرزا غلام سرور صاحب احمدی عہ ۱۴/
۲۶۱ ایم فتح محمد سہگل اینڈ کو عہ ۱۴/
۲۶۸ منشی محمد عبد اللہ خان صاحب پٹواری عہ ۱۴/
۲۷۷ ایم عابد شریف صاحب عہ ۱۴/
۲۸۱ جناب محمد اقبال حسین صاحب بی - اے عہ ۱۴/
۲۸۴ ملک سلطان محمد صاحب عہ ۱۴/
۳۰۰ میاں غلام حسین صاحب سب اوورسیر عہ ۱۴/
۳۰۴ مولوی محمد علی صاحب ڈسٹرکٹ جج عہ ۱۴/
۳۳۴ منیجر مسلم ریڈنگ روم شمس نگر عہ ۱۴/
۴۰۱ راجہ شریف احمد خان صاحب عہ ۱۴/
۴۱۹ شیخ غلام محمد صاحب بی - اے ای - اے سی عہ ۱۴/
۴۸۱ جناب محمد اکرم خان صاحب بی اے نمبردار عہ ۱۴/
۵۳۰ قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور عہ ۱۴/
۵۳۱ پیر محمد زمان شاہ صاحب پلیڈر عہ ۱۴/
۵۳۲ مولوی غلام ربانی صاحب پلیڈر عہ ۱۴/
۵۳۷ بابو غلام محی الدین صاحب پوسٹل کلرک عہ ۱۴/
۵۴۲ مولوی محمد عبد الغنی رضا صاحب عہ ۱۴/
۵۴۶ جناب سید حسین صاحب انعام دار وکیل عہ ۱۴/
۵۶۸ ڈاکٹر محمد صدیق صاحب ایس اے ایس عہ ۱۴/
۵۰۵ مرزا احمد بیگ صاحب احمدی انسپکٹر انکم ٹیکس عہ ۱۴/
۶۲۲ مولوی عبد العزیز صاحب احمدی عہ ۱۴/
۶۳۶ جناب حبیب الرحمان صاحب عہ ۱۴/

۶۳۸ شیخ الٰہی صاحب پارسل کلرک عہ ۱۴/
۶۵۹ چوہدری محمد شریف صاحب بی اے ایل ایل بی عہ ۱۴/
۶۷۶ جناب سعد اللہ خان صاحب ترنگزئی عہ ۱۴/
۶۸۲ جناب عبد اللطیف صاحب سپروائزر عہ ۱۴/
۶۸۴ میر اسحٰق علی صاحب وکیل عہ ۱۴/
۶۹۰ جناب برکت علی خان صاحب کنٹریکٹر عہ ۱۴/
۶۹۲ میر عمر خطاب صاحب احمدی وثیقہ نویس عہ ۱۴/
۶۹۳ مولوی مبارک علی خاں صاحب ہیڈ ماسٹر عہ ۱۴/
۶۹۹ منیجر نواب ممتاز یار الدولہ لائبریری عہ ۱۴/
۷۰۲ منشی دانشمند خاں صاحب وکیل عہ ۱۴/
۷۰۹ خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب عہ ۱۴/
۷۱۲ منشی عبد القادر صاحب احمدی کمپونڈر عہ ۱۴/
۷۱۳ جناب محمد مہدی علی خان صاحب کنٹریکٹر عہ ۱۴/
۷۲۴ منشی نصیر الدین صاحب کیرت پور عہ ۱۴/
۷۲۵ گل محمد خان صاحب بی اے - ایل ایل بی پلیڈر عہ ۱۴/
۷۲۸ ڈاکٹر بشیری صاحب عدن ۶/
۷۲۹ چوہدری محمد حسین صاحب احمدی ضلعدار عہ ۱۴/
۷۳۲ حاجی غنی موسیٰ صاحب ساگر عہ ۱۴/
۷۳۹ چوہدری پیر محمد گورایا صاحب عہ ۱۴/
۷۴۱ چوہدری محمد شریف صاحب پولیس انسپکٹر عہ ۱۴/
۷۴۵ ڈاکٹر غلام قادر صاحب S.A.S برما عہ ۱۴/
۷۴۶ میر کلیم اللہ صاحب احمدی میل کنٹریکٹر عہ ۱۴/
۷۵۲ ڈاکٹر فضل کریم صاحب عہ ۱۴/
۷۶۵ منشی محمد ابراہیم صاحب پٹواری عہ ۱۴/
۷۶۹ سردار فضل حق خاں صاحب ناظم عدالت عہ ۱۴/
۷۷۰ ملک نادر خاں صاحب نائب تحصیلدار عہ ۱۴/
۷۷۶ شیخ عبد الغنی صاحب چیف گڈس کلرک عہ ۱۴/
۷۸۲ سردار امیر محمد خان صاحب تمندار و آنریری مجسٹریٹ عہ ۱۴/
۷۸۶ میر محمد حسین صاحب احمدی دہلی عہ ۱۴/
۷۸۷ خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب عہ ۱۴/
۷۹۶ ایم عبد الرزاق مرچنٹ شمیوگہ عہ ۱۴/
۸۰۱ چوہدری عزیز احمد صاحب وکیل عہ ۱۴/
۸۰۹ راجہ علی محمد خان صاحب عہ ۱۴/
۸۱۹ چوہدری اعظم علی صاحب سب جج عہ ۱۴/
۸۲۳ مولوی نصیر الدین صاحب احمدی عہ ۱۴/
۸۲۷ چوہدری سلطان احمد صاحب احمدی بسرا عہ ۱۴/
۸۳۱ مولوی عبد الرحیم صاحب احمدی کیرنگ عہ ۱۴/
۸۳۹ حافظ سید مختار احمد صاحب عہ ۱۴/
۸۴۳ اسرار محمد و ابرار محمد صاحبان عہ ۱۴/
۸۴۹ چوہدری نواب دین صاحب احمدی دسنی دیو عہ ۱۴/

۸۵۰ میرزا محمد بیگ صاحب احمدی محبوب نگر عہ ۱۴/
۸۵۸ شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری انصار اللہ عہ ۱۴/
۸۵۶ جناب محمد شفیع صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ عہ ۱۴/
۸۶۲ جناب فقیر سید جلال الدین صاحب عہ ۱۴/
۸۶۵ بابو امیر علی خان صاحب کنٹریکٹر عہ ۱۴/
۸۶۹ بابو عبد الکریم خان صاحب احمدی یوسف زئی عہ ۱۴/
۸۷۰ ماسٹر شاہ محمد صاحب احمدی عہ ۱۴/
۸۷۳ چوہدری محمد عمر صاحب عہ ۱۴/
۸۷۵ میاں محمد یوسف صاحب احمدی عہ ۱۴/
۸۹۶ شیخ فضل کریم صاحب سپرنٹنڈنٹ عہ ۱۴/
۹۰۷ چوہدری مولا بخش صاحب انسپکٹر ڈیفنس عہ ۱۴/
۹۱۱ شیخ محمد صدیق صاحب کلکتہ عہ ۱۴/
۹۱۲ جناب طبیب علی عبد الرسول صاحب شاکر عہ ۱۴/
۲۱ چوہدری غلام احمد صاحب عہ ۱۴/
۴۳ اخونزادہ محمد افضل خاں صاحب عہ ۱۴/
۴۹ ایس محمد امین فضل کریم کلکتہ عہ ۱۴/
۵۰ شیخ منظور علی صاحب سٹی کوتوال عہ ۱۴/
۶۵ مستری مہر اللہ صاحب عہ ۱۴/
۱۰۳ سید محمد عقیل صاحب احمدی عہ ۱۴/
۱۰۶ حاجی عبد القدیر صاحب عہ ۱۴/
۱۳۴ حکیم ابو طاہر محمود احمد صاحب احمدی عہ ۱۴/
۱۸۶ خواجہ غلام نبی صاحب عہ ۱۴/
۱۸۸ بابو قمر الدین صاحب احمدی عہ ۱۴/
۱۸۹ ڈاکٹر مہر علی صاحب I.A.M.C جمعدار عہ ۱۴/
۱۹۴ بابو احمد اللہ خان صاحب عہ ۱۴/
۲۳۵ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب I.A.C عہ ۱۴/
۲۴۹ سید محمد حسین صاحب احمدی ریجنر عہ ۱۴/
۲۹۲ محمد ابراہیم صاحب سب پوسٹماسٹر عہ ۱۴/
۲۶۰ شیخ محمد عثمان صاحب سب اوورسیر عہ ۱۴/
۳۲۶ مولوی محمود موسیٰ صاحب ہیڈ کنسٹیبل عہ ۱۴/
۳۲۹ مولوی محمد کریم صاحب علوی ایم - اے - ایل ٹی عہ ۱۴/
۵۴۶ عباس علی محمد علی کنٹریکٹر عہ ۱۴/
۷۸۹ خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خاں صاحب عہ ۱۴/
۸۰۵ صوبیدار چوہدری نظام الدین صاحب احمدی عہ ۱۴/
۸۲۸ جناب سشیر محمد خان صاحب نوابیہ شاہ سندھ عہ ۱۴/
۸۵۳ حاجی بلاول صاحب موضع یادرہ عہ ۱۴/
۸۷۴ شیخ علی محمد و فضل دین صاحبان بزاز عہ ۱۴/

بقیہ صفحہ ۱۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرۂ آفاق ادویہ

اکسیر البدن رجسٹرڈ دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

بلا شبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مصیبت نہیں اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ آج ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ دل میں نئی امنگ، اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرتا، کمزور کو زور آور، اور زور آور کو شاہ زور، نامرد کو مرد اور مرد کو جوان مرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

جناب ملک شیر محمد خان صاحب رئیس اعظم کوٹ رحمت خاں ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ

سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے جسم میں جس قدر خطرناک عوارض تھے مثلاً فالج۔ پسلی کا درد۔ پیشاب کا جلن سے آنا۔ اکسیر البدن کے ذریعہ سے سب کو آرام ہو گیا۔ آپ جس دیانت داری سے ادویات تیار کرتے ہیں۔ اس کی اللہ تعالے آپ کو جزائے خیر دے۔ آپکی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں درج ہے ان کے اثرات اس کی تعریف سے بے انتہا ملتے ہیں"۔

دنیا میں نور موتی سرمہ کی ہی دھوم مچ رہی ہے

آج دنیا اس بات کو مان چکی ہے کہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ سرخی بال ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

ایک جج صاحب بہادر نے بہت سا سرمہ مفت تقسیم کیا

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کنٹونمنٹ سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ "آپ کا موتی سرمہ ایک سب جج بہادر کو استعمال کرایا گیا اور اللہ تعالے نے ان کو اتنا فائدہ دیا کہ وہ آپ کے موتی سرمہ کے گرویدہ ہی ہو گئے ہیں۔ اب وہ غرباء میں بطور کار خیر مفت تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا آپ آدھ آدھ تولہ والی بارہ شیشیاں اور ایک شیشی تولہ والی بدیں خط ہذا بذریعہ وی۔ پی جلد بھیج دیجئے"۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل ادویہ شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری عنبر۔ یوہمبین وغیرہ۔ اس کے فوائد کے کیا کہنے۔ ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔

ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر چکرانا آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضلہ تعالے آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک صرف بیس ۲۰ روپے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض جس کی عمر ۵۰ سال سے متجاوز ہو چکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سیکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے"۔ اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے، اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد معدہ کے درد۔ جگر کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تلی کا بخار۔ ہیضہ بدہضمی کے لئے اکسیر، قصہ کوتاہ قریباً دو سو ۲۰۰ امراض کا ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے محصول ڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم کے ذریعہ جاں بلب مریض کو شفا ہو گئی

جناب مسٹر خلیل الرحمن صاحب اپ ایر آبز روڈیٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے تریاق اعظم نامی دوا آپ سے منگوائی میں اس کی جس قدر بھی تعریف کروں کم ہے، یہ تریاق ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا ضروری ہے۔ میرے پڑوس میں ایک جاں بلب مریض کو یہ فوراً اشفا ہوئی۔ اور ایسی مثالیں بکثرت ہیں، جن میں آڑے وقت میں یہ تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی آپ نے ایسی بہترین دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ اگر اسے "زندگی کا رہبر" کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک شیشی کلاں بذریعہ وی۔ پی بھیجکر شکریہ کا موقع دیں"۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر پنجر اور زندہ در گور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس نامراد مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے مرض کو جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے محصول ڈاک علاوہ

تین شیشی اور بھیجیے

جناب بابو محمد سالم اکبر صاحب ہیڈ کلرک اچھاپور نواب گنج سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں نے اپنے ایک دوست کے لئے پہلے بھی آپ سے اکسیر بواسیر نامی دوا منگوائی تھی۔ جس سے وہ دوست ایک سال تک بالکل اچھے رہے۔ ان کو دیکھ کر اب اور مریضوں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے۔ لہٰذا بدین خط ہٰذا تین شیشی اکسیر بواسیر اور بذریعہ وی پی بھیجکر شکریہ کا موقع دیجئے۔"

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی اکسیر ہی ہے۔ اسی لئے اسکا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم، پیچش، اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کے لئے یہ دوا بفضل ایزدی تیر بہدف ہے، سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے۔ اور پھر بڑی عمر والوں کے لئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انھیں فولاد کی طرح چمکاتا اور بدبو دار دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دوا دس کی شیشی جو مدت تک کافی ہے ایک روپیہ۔ محصول ڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اُٹھتے وقت تارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی۔ گھبراہٹ۔ سستی اور اُداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں ۵ تولہ دوا ہے قیمت پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ۔ بادِ گولہ پیٹ کا گڑ گڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ تلی جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔

دودھ، گھی، مکھن، بالائی انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت صرف دو روپے محصولڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی صرف دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بڑی بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتی ہے، بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے، پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے، ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی قیمت یکصد گولی صرف دو روپے۔ محصولڈاک علاوہ

بتیس سالہ افیون کھانے کی وبا سے نجات مل گئی!

مکرم جناب نور احمد خان صاحب گورنمنٹ کنٹر کٹر سابنھر لیک سے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"آپ کی مرسلہ افیون چھڑاؤ گولیاں ایک شخص کو استعمال کرائی گئیں۔ یہ صاحب بتیس سال سے افیون کھانے کی وبا میں مبتلا تھے ان کا افیون کھانا قریباً قریباً چھوٹ گیا ہے۔ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ تھوڑی گولیوں کی اور ضرورت ہے۔ لہٰذا آپ یکصد گولیاں بدین خط ہٰذا بھیجدیجئے۔"

اکسیر جریان

اس نامراد مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں۔ یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ سر میں درد۔ طبیعت سرد۔ چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے۔ دل اکتایا ہوا بھوک مری ہوئی۔ غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے۔ ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے۔ اگر اس کی قیمت دس روپے بھی رکھی جاتی تو بھی تھوڑی تھی مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اس کی قیمت تین روپے رکھی جاتی ہے۔ محصولڈاک علاوہ

بتیس ۲۰ سالہ احتلام جریان اور سستی جاتی رہی

جناب مہدی خان صاحب گھمال ڈاک خانہ ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ "جو جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی اس سے اس حد تک فائدہ ہوا کہ ۲۰ سال کے امراض احتلام جریان سستی وغیرہ سب جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ اس ایجاد کے لئے آپکو جزائے خیر دے۔"

مچھر پروف

جب رات کو انسان میٹھی نیند سو رہا ہو تو اس وقت مچھروں کے کاٹنے سے جو بے چینی ہوتی ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ پھر انکے کاٹنے سے ملیریا بخار جیسا موذی روگ جوان انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے لگجاتا ہے۔ ہم نے ایک ایسا تیل ایجاد کیا ہے جس کی بو سے مچھر اسطرح بھاگتا ہے جس طرح لاحول سے شیطان۔ اس کے چند قطرے بدن پر مل لیجئے اور بے کھٹکے میٹھی نیند آرام کیجئے۔ دوا دس کی شیشی جو خاصی مدت کے لئے کافی ہے کی قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

بال اُڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال صفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

[illegible]